عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱۰

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

دینِ اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیات

دس ہزار جرمن عورتوں کا قبولِ اسلام

صومالیہ میں متعین امریکی فوجیوں میں قبولِ اسلام کی لہر

اللہ میاں کا ٹیلیفون نمبر

ایک مکالمہ

نادان مکھی کا غرور

مرزا قادیانی کی خبطیات یا پاگل پن

نگران حکومت اور مرزائی. ایم ایم احمد قادیانی

کی ملاقاتیں ـــ راز فاش ہوگیا

تحفہ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی' نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی' مذہب سے لے کر سیاست تک' مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں' علماء' مناظرین' وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ

مرکزی ناظم اعلیٰ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۲۳ تا ۲۹ صفر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۳ تا ۱۹ اگست ۱۹۹۳ء | شمارہ : ۱۰

اِس شمارے میں

۱۔ نظم ———— ۴
۲۔ اداریہ ———— ۵
۳۔ دین اسلام کا مزاج اور خصوصیات ———— ۶
۴۔ نادان مکھی کا غرور ———— ۱۰
۵۔ اللہ میاں کا ٹیلی فون نمبر ———— ۱۲
۶۔ چلتے چلتے ———— ۱۳
۷۔ اخبار ختم نبوت ———— ۱۴
۸۔ مولانا سعادت اللہ سے انٹرویو ———— ۱۵
۹۔ مرزا قادیانی کی خبطیاں ———— ۲۰
۱۰۔ شناختی کارڈ ———— ۲۳

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K
PHONE: 071-737-8199

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک ...

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن باوا ــ طابع : سید شاہد حسن ــ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ــ مقام اشاعت : ۱۰۵ جزیرہ لائن کراچی

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مبارک جتاپوری

جب عداوت میں دشمن بہت بڑھ گیا حال ایران کا سامنے آگیا
مصطفیٰ نے خدا سے یہ کی التجا کردیا واں خبردار سالار کو
اب کرم سے مجھے کر وہ ساتھی عطا فوج اسلام کے سر سے خطرہ ٹلا
صف میں کفار کی حشر کردے بپا سلطنت اور طاقت میسر رہی
تھا عمرؓ کا وہاں اس قدر دبدبہ پر غرور و تکبر نہیں تھا ذرا
نام سے تھا شریروں کا دل ڈولتا تھا سواری پہ خادم پیادہ تھے خود
قتل کرنے نبی کو چلے ایک دن حکمراں یونہی القدس داخل ہوا
سن لیا حق بہن کے بھی گھر آگیا خلق دیکھا تو اغیار قرباں ہوئے
تیغ لہراتے پھر اب جو پہنچے وہاں پھر تو کثرت سے کافر مسلماں ہوئے
واں تلاوت میں مصروف گھر بار تھا تھا نہ انصاف میں دوسرا آپ سا
کھوگئے آپ سن کر کلام خدا جرم کرنے پہ کوڑوں سے بیٹا پٹا
اب تو دل موم تھا سینہ پرنور تھا عدل کا واں نہ پرچم ہوا سرنگوں
اب در مصطفیٰ کی طرف رخ کیا اس سزا میں ہی بیٹا بھی گو چل بسا
لوگ ٹھٹھکے سنی جب عمرؓ کی صدا امن ہر سو حکومت میں تھا آپ کی
ان کو روکے نہ کوئی نبی نے کہا شیر بکری تھے شیر و شکر ایک جا
عرش والے نے سن لی ہماری دعا تھا توکل علی اللہ بہت آپ کا
ہم نے مانگا خدا سے جسے خاص کر کی حفاظت نہ جاں کی کبھی بھی ذرا
آگیا ہے ہماری وہ دہلیز پر حملہ مسجد میں ان پر ہوا پشت سے
پھر بفیض رسالت قدم جو بڑھا وار دشمن کمینے کا کاری لگا
جنگ اور امن میں بھی رہے ہمنوا ہوگیا عظمتوں کا چراغ آج گل
یہ شرف ہے نبی کے ہیں داماد بھی سازشوں اور فتنوں کا در کھل گیا
بعد ان کے خلافت کا منصب ملا قوم کو اس قدر اس سے پہنچا زیاں
ہے یہ فرمان ہوتے نبی بھی عمرؓ پھر مداوا نہ جس کا کبھی ہوسکا
گر نبوت کا در اور رہتا کھلا جستجو میں مبارک ہے اب تک جہاں
تھا کرامت میں بھی اس قدر مرتبہ کوئی فاروق اعظمؓ نہیں اب یہاں

سیالکوٹ میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں

سیالکوٹ کے مختلف علاقوں میں قادیانیوں نے اپنی اشتعال انگیز حرکتیں شروع کر دی ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس کے ایک دو رکنی وفد نے وہاں کا دورہ کیا اور دورے کے بعد عالمی مجلس کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک خط کے ذریعے ایس پی سیالکوٹ کو متوجہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ تحصیل سپرور اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں اور شرارتوں کی زد میں ہے۔ سابق ایم این اے اور ایم پی اے مسلمان ہونے کے باوجود قادیانیت نوازی میں ایک دوسرے سے نمبر لینے کی کوشش میں ہیں۔

۱۔ نارووال ضلع بننے کے بعد مذکورہ بالا لیڈر صاحبان کی نوازشات سے تقریباً "۵۰ قادیانی نوجوانوں کو مختلف محکموں میں ملازمتیں دی گئیں بلکہ ملازمتیں قادیانیوں کو ہی ملیں جس کی وجہ سے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں پہلے سے بڑھ گئیں۔

۲۔ گھنیالیاں' داتا زید کا' مالوکے' مانگا پل' کوٹ آغا' کتو کے' حساجیہ' خان جیجہ' سوکن ونڈ' چوڑ منڈا' کلاس والا' تلونڈی' گھنیاریاں' پوئی ملیاں' تلواڑا' پچ گرایاں' خانہ میانوالی' بوگل بنگار' کھوکھروالا' ملاگدیاں' پیلووالی' ڈیریاں والا' قلعہ کالروالا اور بدوملہی میں قادیانی لاؤڈ اسپیکر پر اذانیں دیتے ہیں۔ اپنے مکانوں' دکانوں اور عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھے ہوئے ہیں۔ جمعہ اور درس لاؤڈ اسپیکر پر ہوتے ہیں۔ پولیس نہ صرف تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے بلکہ ان کی مکمل سرپرستی کرتی ہے۔ قادیانی چونکہ دولت مند اور جاگیردار ہیں۔ مسلمان ان کے مقابلے میں مالی طور پر انتہائی کمزور ہیں۔ مقابلے کی ہمت و سکت نہیں اور اگر کہیں ہمت کرتے ہیں تو انتظامیہ انہیں دبا دیتی ہے بلکہ ۳۰۲ کے کیسوں میں ملوث کر دیتی ہے۔

ان علاقوں کا دورہ کرنے کے دوران احساس ہوا کہ ہم اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں نہیں بلکہ انڈیا یا کسی دوسرے غیر مسلم اور سیکولر ملک میں پھر رہے ہوں۔ استدعا ہے کہ قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر قانون کے مطابق مکمل پابندی عائد کی جائے۔ کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کا تحفظ کرتے ہوئے ان کے مکانوں' دکانوں اور عبادت گاہوں سے محفوظ کیا جائے۔ ان کی غیر قانونی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔

انہوں نے اپنے خط کی کاپیاں ڈپٹی کمشنر' ڈپٹی کمشنر نارووال' ایس پی نارووال' اے سی نارووال دیگر افسران کے علاوہ سابق ایم این اے' ایم پی اے اور چیف سیکریٹری و ہوم سیکریٹری کو بھی روانہ کی ہیں۔

ہم نہ صرف ضلع سیالکوٹ اور ضلع نارووال کے حکام سے ہی یہ مطالبہ کرتے ہیں بلکہ حکام بالا کو بھی متوجہ کرتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ قادیانی اپنی اشتعال انگیز حرکتوں کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۵۳ء' ۷۴ء اور ۸۴ء گزر چکے ہیں۔ قادیانیوں نے ان سے سبق نہیں سیکھا اور وہ پھر ایک تحریک کو دعوت دے رہے ہیں۔ قبل اس کے کہ پانی سر سے گزر جائے' قادیانیوں کو فوری طور پر لگام دی جائے اور مولانا محمد اسماعیل نے اپنے خط میں جن شکایات کا اظہار کیا ہے ان کا فوری ازالہ کیا جائے۔

اگر یہاں اسلامی قانون ہوتا تو قادیانی فتنہ ہمیشہ کی نیند سو جاتا

"میری امت میں تیس بڑے بڑے کذاب ظاہر ہوں گے۔ ہر ایک کا گمان ہو گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرے بعد تیس دجال کذاب ہوں گے۔ میرا امتی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ میرے بعد کوئی نبوت باقی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے۔ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کو بہت آراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی مکان تیار ہوا لوگ دیکھنے آئے۔ خوش ہوئے لیکن یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ پھر جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزمان بنا کر بھیجا تو وہ اینٹ کی کمی بھی پوری کر دی گئی۔ میں خاتم النبیین ہوں۔"

(حدیث بخاری' روایت حضرت علی مرتضیٰؓ' حضرت ابو ہریرہؓ' حضرت ثوبانؓ)

محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا۔ آج پوری حقیقت ہمارے سامنے آگئی ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسیلمہ کذاب دعویٰ نبوت کر بیٹھا تھا۔ اس کا خاتمہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر بھیج کر کرایا۔ گزشتہ دور میں مسیلمہ کذاب کا جانشین مرزا غلام قادیانی کذاب ہوا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی حکومت نہیں تھی۔ مسلمان حکومت میں کذابی دعویٰ کرنے والا واجب القتل ہے۔ آج ہمارے ملک میں اسلامی قانون نہیں ورنہ یہ فتنہ کذابی ہمیشہ کی نیند سو جاتا۔

پانچ باتیں

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کون ہے جو یہ باتیں دل سے سنے اور پھر ان پر عمل کرے یا اور سکھائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عمل کروں گا۔ پس میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ باتیں گن کر سنائیں۔ فرمایا۔

۱۔ حرام چیزوں سے پرہیز کر۔ تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا ہو جائے گا۔

۲۔ جو تجھے اللہ کی طرف سے ملتا ہے اس پر راضی ہو۔ تو سب لوگوں سے زیادہ بے پروا ہو جائے گا۔

۳۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کر۔ کہ تو ایماندار ہو جائے گا۔

۴۔ لوگوں کے واسطے وہی پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے کہ تو مسلم ہو جائے گا۔

۵۔ اور زیادہ ہنسا نہ کر کہ اس کی کثرت دل کو مردہ کر دیتی ہے۔"

(ترمذی)

دین اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیت

از: مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

قرآن کریم دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کے میدان میں کام کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا اور یہ آداب سکھاتا ہے

اس کائنات میں ہر زندہ اور متحرک شی کا ایک خاص مزاج، کچھ نمایاں خصوصیات اور ابھرے ہوئے خط و خال ہوتے ہیں، جن سے اس کی شخصیت کی تشکیل اور اس کا تعین ہوتا ہے اور وہ اس کا صفاتِ ممیزہ قرار پاتی ہیں۔ اس میں افراد، جماعتیں، ملتیں اور قومیں، مذاہب اور فلسفے یکساں طور پر شریک ہیں۔ وہ سب اپنی کچھ امتیازی خصوصیات اور نمایاں علامات رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ دریافت اور تحقیق حق بجانب ہے کہ اس دین (اسلام) کی صفاتِ ممیزہ اور اس کی شخصیت کے صحیح خط و خال کیا ہیں؟ دین کی تفصیلات، تعلیمات، ہدایات اور معین قوانین و ضوابط کے مطالعہ اور جستجو سے پہلے ہمیں اس حقیقت سے باخبر ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ دین سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے اور اس کے رنگ میں رنگ جانے کے لئے یہی فطری طریقہ اور اس کے قفل کی شاہ کلید ہے۔

سب سے پہلے ہمیں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ یہ دین ہم تک حکیموں اور دانشوروں، ماہرین قانون، علمائے اخلاق و نفسیات، کشور کشا اور قانون ساز، بانیان سلطنت، خیالی گھوڑے دوڑانے والے فلاسفہ اور طالع آزما سیاسی رہنماؤں اور قوموں کے ذریعہ نہیں پہنچا۔

یہ دین ہم تک انبیاء کرام کے ذریعہ پہنچا ہے۔ جن کے پاس خدائے تعالیٰ کی وحی آتی تھی اور جن کا سلسلہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے دن یہ آیت نازل ہوئی تھی:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ (مائدہ: ۳)

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور جن کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے:

وما ینطق عن الھوٰی ٥ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ (النجم: ۳-۴)

ترجمہ: اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

اس دین کا سب سے پہلا امتیاز اور نمایاں شعار، عقیدہ پر زور اور اصرار، اور سب سے پہلے اس کا مسئلہ حل کر لینے کی تاکید ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام ایک معین عقیدے کی (جو ان کو وحی کے ذریعہ ملا تھا) دعوت دیتے اور ان کا مطالبہ کرتے رہے اور اس کے مقابلہ میں کسی مفاہمت یا دست برداری پر تیار نہ ہوئے۔ ان کے نزدیک بہتر سے بہتر اخلاقی زندگی اور اعلیٰ سے اعلیٰ انسانی کردار کا حامل نیکی و صلاح، سلامت روی اور معقولیت کا زندہ پیکر اور مثالی مجسمہ خواہ اس سے بہتر کسی حکومت کا قیام، کسی صالح معاشرہ کا وجود اور کسی مفید انقلاب کا قیام و ظہور ہوا ہو، اس وقت تک کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ جب تک وہ اس عقیدے کا ماننے والا نہ ہو، جس کو لے کر آئے، اور جس کی دعوت ان کی زندگی کا نصب العین ہے، اور جب تک اس کی یہ ساری کوششیں اور کاوشیں صرف اسی عقیدہ کی بنیاد پر نہ ہوں۔ یہی وہ حد فاصل اور واضح و روشن خط ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت اور قومی رہنماؤں، سیاسی لیڈروں، انقلابیوں اور ہر اس شخص کے درمیان کھینچ دیا گیا ہے۔ جس کا سرچشمہ فکر و نظر انبیائے کرام کی تعلیمات اور سیرتوں کے بجائے کوئی اور ہو۔ (موجودہ دور کے بگڑے ہوئے

حالات سے دل برداشتہ بہت سے لوگوں کے اندر یہ مزاج پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ہر اس شخص کے جو انقلاب کا نعرہ لگائے یا کسی بڑی طاقت کو چیلنج کرے۔ عقیدہ کے ہر بگاڑ اور افکار و نظریات کی ہر کجی اور انحراف کو معاف کر دیتے ہیں اور عقیدہ کے مسئلہ سے بالکل صرف نظر کر دیتے ہیں، بلکہ الٹے ان لوگوں کو ہدف ملامت بنا لیتے ہیں اور کبھی باطل طاقتوں سے ساز باز کر لینے کا الزام بھی لگاتے ہیں، جو اس موقع پر عقیدت کی بحث کو اٹھاتے ہیں۔ اور اس شخص کے عقائد کے بارے میں کوئی سوال کریں۔ یہ طرز فکر اور طرز عمل صحیح دینی مزاج اور نبوی طریق سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

قرآن مجید جو تحریف سے محفوظ اور قیامت تک باقی رہنے والی واحد آسمانی کتاب ہے، اور سیرت خاتم النبیین جو انبیائے کرام کی سیرتوں میں تنہا وہ سیرت ہے جس پر تاریخی و علمی طور پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اور جس سے ہر دور میں عملی استفادہ ممکن ہے، اس حقیقت اور دعوے کے بکثرت شواہد و دلائل فراہم کرتے ہیں۔ ذیل میں صرف چند مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے:۔

اس سلسلہ میں سب سے نمایاں وہ آیت کریمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی و خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تحمل اور نرم دلی کی خاص طور پر تعریف کی ہے:۔

ان ابراھیم لحلیم اوّاہ منیب ہ

(ہود - ۷۵)

ترجمہ:۔ بیشک ابراہیم بڑے تحمل والے، نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برآؤا منکم و مما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ الا قول ابراھیم لابیہ لاستغفرن لک وما املک لک من اللہ من شیء ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ہ (الممتحنہ - ۴)

ترجمہ:۔ تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے، جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان بتوں سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، بے تعلق ہیں (اور) تمہارے معبودوں کے (کبھی) قائل نہیں ہو سکتے اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ہاں ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا۔ (شاید بعض دلوں میں یہ خلجان پیدا ہو کہ حضرت ابراہیم نے اپنے بت پرست باپ سے دعاء و استغفار کا وعدہ کیوں کیا؟ اس کا جواب سورۃ براۃ کی آیات ۱۱۳، ۱۱۴ میں موجود ہے کہ انہوں نے اس وعدہ کا ایفا کیا، لیکن جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے اور انہوں نے اظہار براۃ کیا۔ اور اب ہمیشہ کیلئے یہ اصول بنا دیا) اور میں خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں ہمیں لوٹ جانا ہے۔

عقیدہ کی اہمیت اور وصل و فصل کا معیار ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ سورۃ الکافرون مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب حالات نرمی، تلطف اور عبادت و عقیدت کی بنیاد پر دشمنی نہ کرنے، اور اس مسئلہ کو اس وقت تک کے لئے ملتوی رکھنے کے متقاضی تھے۔ جب اسلام کو طاقت حاصل ہو جائے اور معتدل و پرسکون حالات ہوں لیکن قرآن صاف صاف کہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلا کر اعلان کرتے ہیں:۔

قل یایھا الکفرون ہ لا اعبد ما تعبدون ہ ولا انتم عٰبدون ما اعبد ہ ولا انا عابد ما عبدتم ہ ولا انتم عٰبدون ما اعبد ہ لکم دینکم ولی دین ہ (سورۃ الکافرون)

ترجمہ:۔ اے پیغمبر ان منکران اسلام سے کہہ دو کہ اے کافرو جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو، میں نہیں پوجتا اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں، اس کی تم عبادت نہیں کرتے، اور میں پھر کہتا ہوں کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو، ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں، تم اپنے دین پر، میں اپنے دین پر۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر کوئی اس کا مستحق تھا کہ اس کے عقیدہ سے صرف نظر کر لیا جائے کیونکہ وہ زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سینہ سپر اور جان و مال سے قربان رہا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب تھے۔ سیرت نگار بالاتفاق ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سپر اور حصار بنے ہوئے تھے۔ اور اپنی پوری قوم کے خلاف آپ کے مددگار و معاون اور ناصر و حامی تھے۔ لیکن صحیح روایتوں میں یہ ثابت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی موت کے وقت جبکہ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے چچا، آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اس کلمہ کی (اللہ) تعالیٰ کے یہاں گواہی دوں گا۔

تو ابوجہل اور ابن ابی امیہ کہنے لگے:۔ ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے روگردانی کرو گے؟ تو ابوطالب نے یہ کہتے ہوئے جان دی کہ عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں۔

صحیح روایات میں آتا ہے کہ حضرت عباس

رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابو طالب آپؐ کی حفاظت اور مدد کرتے تھے اور آپؐ کے بارے میں ان کے اندر بڑی حمیت تھی، جس کی بنا پر وہ لوگوں کی رضامندی اور ناراضگی کی مطلق پرواہ نہیں کرتے تھے، تو کیا اس کا فائدہ ان کو پہنچے گا؟

آپؐ نے فرمایا کہ میں نے ان کو آگ کی لپٹوں میں پایا، اور معمولی آگ تک نکال لایا۔

(مسلم کتاب الایمان)

اسی طرح امام مسلم نے بروایت حضرت حفصہؓ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نقل کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں:۔

میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ابن جدعان جاہلیت کے زمانہ میں بڑی صلہ رحمی کرتے تھے، مسکینوں اور غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے، تو کیا ان کے لئے یہ سود مند ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا نہیں، ان کو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا، کیونکہ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ:۔

رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین

(صحیح مسلم کتاب الجہاد و سیر)

ترجمہ:۔ اے میرے رب! روز جزا میرا گناہ بخش دیجئے گا۔

اس سے بھی زیادہ صریح اور واضح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک دوسری روایت ہے، جس میں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے اور جب مقام حرۃ الوبرہ پر پہنچے تو ایک شخص آیا جس کی جرأت و بہادری مشہور زمانہ تھی، اس کو دیکھ کر صحابہ کرام کو بڑی مسرت ہوئی کہ اس سے لشکر اسلام میں، جو صرف تین سو تیرہ پر مشتمل تھا، ایک وقیع اضافہ ہوگا، اس وقت ایک آدمی کی بھی بڑی قیمت تھی چہ جائیکہ ایک آزمودہ کار سپاہی، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپؐ کے ساتھ چلوں اور مال غنیمت میں شریک ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو، اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا واپس جاؤ۔ اس لئے کہ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لے سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ وہ کچھ دور چلا یہاں تک کہ ہم لوگ جب مقام شجرہ پر تھے وہ پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی پہلی بات عرض کی، آپؐ نے وہی پہلا جواب دیا، فرمایا جاؤ میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، وہ چلا گیا اور بیداء پہنچنے پر پھر آیا، آپؐ نے پھر دریافت فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو چلو،، (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر)

(۲) دوسری بات یہ کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی (جن میں سر فہرست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے) دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کا حقیقی محرک اور سبب محض خدائے تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی طلب ہوتی ہے۔

یہ ایک ایسی تیز تلوار ہے جو اس مقصد اعلیٰ کے علاوہ ہر مقصد کو کاٹتی اور نیست و نابود کردیتی ہے، پھر نہ متاع دنیا کی طلب رہتی ہے اور نہ ملک و دولت اور سلطنت و ریاست کی چاہت، نہ سربلندی اور عزت کی خواہش، نہ غلبہ و اقتدار کی ہوس، نہ سربلندی مال و منال اور عیش و تنعم کی تمنا، نہ غضب و انتقام کا جذبہ، نہ جاہلی حمیت کا جوش۔ ان میں سے کوئی چیز بھی ان کو جد و جہد اور جہاد پر نہیں

نعت

سعید بھٹی لاہور

محمدؐ لیکے دنیا میں پیام آخریں آئے
رسالت لائے حق سے اور قرآن مبیں لائے
محمدؐ نے دنیا کو اک ایماں کا مخزن
انہوں نے رب سے بندوں کو خزائن دیں کے دلوائے
محمدؐ کی اطاعت جب خدا کا عین منشا ہے
تو پھر کوئی نبیؐ کی شان کم کہ کر کہاں جائے
خدا معطی نبیؐ قاسم ذرا عز و شرف دیکھو
نمایاں کام کرکے رب سے اتنے مرتبے پائے
ہوا نبیوں میں ایسا بھی نبیؐ کوئی جسے اللہ
عروج اس قدر بخشے عرش پہ خود پاس بلوائے
کوئی صدیقؓ و فاروقؓ غنیؓ ہے اور کوئی حیدرؓ
جنہوں نے حضرت والا سے ہر دم فیض ہی پائے
نبیؐ تو ہے نبیؐ آلِ عبا کا جذبہ صادق
کہ امت کے لئے بیٹے سر میدان کٹوائے
تو جس کے لاڈلے پیارے نبیؐ کی نعت کہتا ہے
وہی تجھ کو سعید اس روضہ اقدس پہ لے جائے

ابھارتی ۔

یہ حقیقت سب سے روشن ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا میں جھلکتی ہے جو آپؐ نے طائف میں اس وقت کی تھی جب اہل طائف نے آپ کے ساتھ ایسا جفاکارانہ اور وحشیانہ برتاؤ کیا تھا جس کی مثال دعوت و رسالت کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ آپؐ جس مقصد کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے، وہ بظاہر پورا نہیں ہوا۔ طائف کا ایک شخص بھی حلقہ بگوش اسلام نہ ہوا اس نازک گھڑی اور سخت نفسیاتی حالت میں جو دُعائیہ کلمات آپؐ کے دہنِ مبارک سے نکلے تھے وہ یہ تھے:-

اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس یا ارحم الراحمین، انت رب المستضعفین وانت ربی الی من تکلنی، الی عدو یتجھمنی ام الی قریب ملکتہ امری۔

ترجمہ:- الٰہی! اپنی کمزوری، بے سروسامانی اور لوگوں میں تحقیر کی بابت تیرے سامنے میں فریاد کرتا ہوں، تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، درماندہ اور عاجز لوگوں کا مالک تو ہی ہے، اور میرا مالک بھی تو ہی ہے، مجھے کس کے سپرد کر رہے ہیں؟ کیا بیگانہ ترش رو کے؟ یا اس دشمن کے جو کام پر قابو رکھتا ہے۔

اس نقطہ پر اگر وہ نبوی مزاج، جس کی پرورش و پرداخت دستِ قدرت نے کی تھی پوری طرح جھلک اٹھتا ہے، آپؐ فرماتے ہیں:

ان لم یکن بک غضب علی فلا ابالی غیر ان عافیتک ھی اوسع لی۔

(زاد المعاد ج ۱ ص ۳۰۲۔ السیرۃ النبویۃ، ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۰)

ترجمہ:- اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں تو مجھے بھی اس کی پرواہ نہیں، لیکن تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے۔

نوح علیہ السلام کو دیکھئے، جو اولوالعزم پیغمبروں میں سے ہیں، اور جن کے بارے میں قرآن کریم کی شہادت ہے:-

فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما۔ (سورۃ عنکبوت-۱۴)

ترجمہ:- وہ اپنی قوم میں پچاس برس کم ہزار برس رہے۔

جنہوں نے یہ طویل مدت دعوت تبلیغ کے کام میں ہمہ تن مصروف رہ کر اور لوگوں کو مطمئن کرنے کے تمام مناسب طریقے اختیار کرکے گذاری، قرآن خود ان کا قول نقل کرتا ہے:-

قال انی دعوت قومی لیلا ونھارا

(سورۃ نوح)

ترجمہ:- (نوح علیہ السلام) نے خدا سے عرض کی کہ پروردگار! میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا۔

آگے فرماتے ہیں:-

ثم انی دعوتھم جھارا o ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا o

(سورۃ نوح-۸-۹)

ترجمہ:- پھر میں ان کو کھلے طور پر بھی بلاتا رہا اور ظاہر و پوشیدہ ہر طرح سمجھاتا رہا۔

لیکن اس طویل اور زہرہ گداز محنت اور محبت کا نتیجہ کیا رہا؟

وما آمن معہ الا قلیل (سورۃ ہود)

ترجمہ:- ان کے ساتھ ایمان بہت ہی کم لوگ لائے۔

لیکن حضرت نوح علیہ السلام اس پر شاکی یا افسردہ خاطر نظر نہیں آتے۔ اور اپنی محنت کو رائیگاں نہیں سمجھتے۔ اور نہ اس سے خدا کے یہاں ان کے مقام و درجۂ قرب اور اولوالعزم پیغمبر ہونے میں کچھ فرق آتا ہے۔ خدا ان سے راضی تھا اور وہ اپنے خدا سے راضی تھے۔ خدا کا پیغام انہوں نے خدا کے بندوں تک پہنچا دیا تھا، اور وہ راہ خدا میں وہ کوشش کا حق ادا کر چکے تھے جس کے انعام میں یہ تمغۂ قرآنی ان کو ملا:-

وترکنا علیہ فی الآخرین o سلام علی نوح فی العٰلمین o انا کذالک نجزی المحسنین o انہ من عبادنا المؤمنین o

ترجمہ:- اور پیچھے آنے والوں میں ان کا ذکر (جمیل باقی) چھوڑ دیا یعنی تمام جہان میں نوحؑ پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسے ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔ (سورۃ صافات:۷۸-۸۱)

قرآن کریم دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کے میدان میں تمام کام کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا، اور یہ آداب سکھاتا ہے:-

تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین o (سورۃ قصص-۸۳)

ترجمہ:- وہ جو آخرت کا گھر ہے، ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے، اور انجام نیک پرہیزگاروں ہی کا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ وہ قوت و طاقت جس کے ذریعہ مسلمان احکام خداوندی کا نفاذ کر سکتا ہے، اور دعوت کی راہ میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو ہٹا سکتا ہے، اور جس کے ذریعہ زمین میں فساد اور ظلم اور باطل کے غلبہ کی آگ بجھا سکتا ہے، مثالی اسلامی زندگی اور شریف و متدین ایمانی معاشرہ کے لئے سازگار ماحول تیار ہو سکتا ہے، وہ قابل توجہ اور لائق فکر و اہتمام نہیں۔ ہرگز نہیں، یہ تصور غیر اسلامی ہے، اور اس رہبانیت کا پرتو ہے جس کیلئے خدائے تعالیٰ نے کوئی دلیل اور سند نازل نہیں

باقی ص ۲۷ پر

عربی سے اردو

نادان مکھی کا غرور

از مصطفیٰ صادق الرافعی — ترجمہ مولانا شمس الحق ندوی

یہ مکھی اپنی خودپسندی انانیت غرور و گھمنڈ کے تیور کے ساتھ دیوار پہ بیٹھی پر ہلا ہلا کر انداز بدل بدل کر مٹک رہی تھی

کتابوں میں ایک قصہ منقول ہے جو بڑا دلچسپ بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ کہتے ہیں ایک کالی مکھی نہایت درجہ بے وقوف تھی ایسی کہ اگر وہ روشنائی کا قطرہ بن جاتی تو اس سے حماقت و بے وقوفی ہی کا لفظ لکھا جا سکتا تھا یہ تھی اس کی حماقت کی انتہا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ یہ مکھی ایک بہت موٹی کالی حبشی عورت کے چہرے پر جا بیٹھی اور اپنے سے اس کا موازنہ اور مقابلہ کرنے لگی اور پھر بولی کہ دنیا کا کوئی نظام و قانون نہیں ہے جو کچھ ہو رہا ہے ایک امر اتفاق کے طور پر محض لغو اور بے کار ہو رہا ہے انبیاء نے لوگوں سے جو کچھ کہا ہے لغو محض اور سرتا سر جھوٹ ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو بھلا میں اور یہ موٹی اور بڑی مکھی جس پر میں سوار ہوں دونوں برابر کیسے ہوتیں یہ عالم کے بے نظام اور کیف ما اتفق ہونے کی سب سے بڑی دلیل اور ثبوت ہے۔ ایسے ہی ایک رات اس نادان مکھی نے آسمان کی طرف دیکھا تو دیکھا کہ ستارے جگمگا رہے ہیں ان کے درمیان چاند دمک رہا ہے یہ منظر دیکھ کر بولی کہ دنیا کے بے نظام ہونے دینوں اور مذاہب کے غلط ہونے اور اتفاقات کے مہمل ہونے کی یہ دوسری دلیل ہے دین و ایمان عین بے دینی اور الحاد ہے ورنہ یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ ہم کو زمین پر رکھا گیا اور سفید مکھیں اور ان کی ملکہ کو آسمان میں رکھا گیا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ یہی نادان مکھی کسی کسان کے گھر جا پہنچی اور ادھر ادھر اڑتی رہی کہ اتنے میں چراگاہ سے کسان کی گائے واپس آئی مکھی اس کو دیکھ کر حیران رہ گئی اور اڑ کر اس کے منہ پر جا بیٹھی ایسی کہ صبح بیٹھی تو شام تک بیٹھی ہی رہی جیسے کسی کام میں مشغول ہو جب شام ہوئی تو کہنے لگی دنیا میں روزی کی تقسیم میں بد نظمی کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے دیکھئے تا کہ ان دونوں مکھیوں نے اس گائے کے منہ میں دو سوراخ کر لیا ہے اور اس میں بیٹھ کر اس کی چربی کھا رہی ہیں اور موٹی ہو ہو کر بڑھتی جا رہی ہیں اور ان مکھیوں کے بارے میں لوگوں کی لا علمی اور جہالت کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں مکھیوں کو جو اس گائے کے منہ میں سوراخ کر کے اپنی کمین بنا کر بیٹھ گئی ہیں اور اس کی چربی کھا رہی ہیں ان کو گائے کی آنکھ کہتے ہیں میں آج دن بھر ڈنک مارتی اور نوچتی رہی کہ میں بھی اسی طرح سوراخ کر کے بیٹھ جاؤں اور اطمینان سے اس کی چربی کھاؤں اور ان دونوں مکھیوں کی طرح میں بھی ہو جاؤں مگر میں تو ایک بال بھی نہ اکھاڑ سکوں تو بھلا ہماری روزی اور ان دونوں مکھیوں کی روزی انصاف میں دونوں برابر کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس کے بعد اس مکھی نے دیکھا کہ ایک گوبرا گوبر اور گندگی میں رینگ رہا ہے بولی' یہ کفر کی کوئی دلیل نہیں کہ میں اپنے کو اس سے بہتر سمجھوں کیونکہ میرے پر ہیں اور اس گوبرے کے پر نہیں میں ہلکی پھلکی پھرتیلی ہوں اور یہ سست رفتار و بوجھل بوجھل سا یہ تو جیسے بہت پرانی اور قرون اولیٰ کی مکھی ہو۔ یہ بڑی بے وقوف و نا سمجھ تھی چلی پھری نہیں حرکت نہیں کیا کہ اس میں بھی پر پیدا ہو جاتے پھر اس نے ذرا کان لگا کر سنا تو سنا کہ ایک گوبرا باتیں کرتے ہوئے دوسرے گوبرے سے کہہ رہا ہے اگر مخلوق اپنی خواہش کے مطابق چیز نہ پائے تو جس طرح چاہے ناشکری کرے افسوس ہم لوگ اس ڈیل ڈول والی بھینس کی طرح بھینس کیوں نہ بن گئے ہم میں اور اس میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ بھینس کو ڈرانے والا مل گیا اور ہم کو نہیں ملا۔

گوبرے کی بات سن کر مکھی بولی' یہ تو اس کے عقل مند ہونے کی دلیل ہے اب اس کے دھیرے دھیرے اور بوجھل ہو کر چلنے کی وجہ سمجھ میں آئی اس کے سست ہونے اور دھیرے دھیرے چلنے کی وجہ یہ نہیں کہ وہ کمزور اور تھکا تھکا سا ہے بلکہ وہ باوقار ہے وہ اپنے افکار عالیہ کی وجہ سے بھاری بھاری اور بوجھل سا معلوم ہوتا ہے یہ تو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ عقلمند ہے گوبرے کی اس حقیقت کو سب سے پہلے ہم نے معلوم کیا ہے کہ اس کے سست رفتار ہونے کا سبب اس کی کمزوری اور سستی نہیں بلکہ اس کی عقل و وقار ہے۔

پھر کیا تھا مکھی اپنی بھن بھناہٹ سے میں' میں' میں سب کچھ میں محقق میں' عقل مند میں' ہمچو من دیگرے نیست' ایسے بھن بھنائی ایسے بھن بھنائی کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ ابھی چند لمحے بھی نہ گزارے تھے کہ اس اعتقاد الحاد و بے دینی کا قلع قمع کرنے حقیقت آ پہنچی یہ مکھی اپنی ساری خود پسندی' انانیت' غرور و گھمنڈ کے تیور کے ساتھ دیوار پر بیٹھی تھی اور پر ہلا ہلا کر تیور بدل بدل کر مٹک رہی تھی ایک دو مچھر کھائے تھے اور خود بینی میں مست اپنے بازو کو بازو سے رگڑ رہی تھی کہ اتنے میں بلبل کا چھوٹا سا بچہ جو ابھی کل ہی انڈے سے نکلا تھا مکھی سے قریب ہوا اپنی چونچ بڑھائی اور مکھی کو اپنی چونچ میں دبا لیا جب چونچ بند ہوئی تو مکھی پر ساتوں طبق روشن ہو گئے اور کہنے لگی میں ایمان لائی کہ جس نے بلبل کو پیدا کیا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ایک حکایت

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ یمن کے بزرگوں میں سے ایک شخص کو میں نے سنا کہ وہ خوف' خشوع' تواضع' حکمت میں یکتا فن ہے جب میں حج کے لئے بیت اللہ گیا اور وہاں سے فارغ ہوا تو دل میں شوق پیدا ہوا کہ ان بزرگ یمنی کی بھی زیارت کریں اور ان کے کلام موعظتہ فرجام سے فیض یاب ہوں میرے ساتھ چند اصحاب میرے ہم خیال بھی تھے اور ان میں ایک ایسا جوان تھا کہ صلحاء کی علامت سے اس کا چہرہ روشن اور خوف الٰہی کا پورا منظر تھا بغیر بیماری زرد اور بلا درد اس کی آنکھوں سے پانی جاری تھا۔ خلوت دوست اور خوف الٰہی کا پورا منظر تھا۔ بغیر بیماری تنہائی پسند تھا۔ دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی اس پر کوئی مصیبت پڑی ہو اور ہم اسے ملامت کیا کرتے تھے کہ بھائی اپنے نفس پر اتنی سختی مناسب نہیں کچھ آرام بھی دینا چاہیئے لیکن وہ سن کر چپ ہو رہتا کچھ جواب نہ دیتا تھا اور یوں ہی مجاہدے اور سعی میں سرگرم رہتا تھا القصہ وہ جوان ہم میں یمن تک ساتھ رہا۔

یمن پہنچ کر ہم نے اس بزرگ کا گھر تلاش کیا دروازے پر پہنچ کر دستک دی وہ بزرگ باہر آیا ہم نے دیکھا کہ اس کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابھی قبر سے اٹھ کر آیا ہے سب سے اول ہم میں سے اس جوان نے سلام و کلام و مصافحہ کیا اس نے مرحبا کہا پھر ہم سب نے بھی سلام کیا پھر سب بیٹھ گئے اور اس جوان نے ہم سے پہلے بزرگ سے بات چیت کرنی شروع کی اور کہنے لگا۔ حضرت آپ اور

باقی ص ۳۶ پر

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی تعاون کی اپیل

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں مسلمانوں کی علمی و روحانی حیثیت کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان کے درج ذیل عظیم منصوبوں میں عملی حصہ لے کر اس خطہ مقدسہ کو دوبارہ علمی و روحانی گہوارہ بنائیے۔

- لاکھوں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر فراہمی۔
- ہزاروں طلباء کو پاکستان لا کر علم دین کے زیور سے آراستہ کر کے علماء و راسخین بنانا تاکہ وہ ان ریاستوں میں علمی مراکز قائم کر کے لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو پاکستان کے دینی مراکز میں تربیت دینا تاکہ دینی تعلیم کا ابتدائی کام شروع کیا جائے۔
- زیادہ سے زیادہ تبلیغی جماعتوں کو ان ریاستوں میں بھیجنا تاکہ لوگوں کو نماز' روزہ اور علوم دین کے ضروری احکام سے آگاہ کر سکیں۔
- بڑے بڑے دینی مدارس اور چھوٹے چھوٹے قرآن مجید کے مکاتب اور جگہ جگہ مساجد قائم کرنا تاکہ یہ خطہ دوبارہ اپنی علمی بلندی تک پہنچ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ بالا منصوبے آپ کی توجہ اور تعاون سے پورے ہوسکتے ہیں۔ اشاعت قرآن مہم کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پروگراموں کو کامیاب بنائیں تاکہ یہ مراکز باطل فرقوں خصوصاً" قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور ارتداد کے فتنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم ——— امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی زید مجدھم ——— نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدھم ——— جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

اللہ میاں کا ٹیلیفون نمبر

ایک مکالمہ

تحریر۔ قاضی حفیظ مبارک پوری

اگر آج بھی عالم اسلام باہم متحد ہو جائے تو رحمت ایزدی اب بھی امت مسلمہ کو اپنی آغوش میں لینے کو تیار ہے

شیطان کی ایسی کی تیسی یہ اسپیشل لائن ہے اس میں شیطان کی رسائی مشکل ہو جاتی ہے

"سنا ہے کہ اللہ میاں کا بھی ٹیلی فون نمبر ہوتا ہے۔ کیا ابو واقعی؟"

"ہاں بیٹا ضرور ہوتا ہے۔ اس میں حیرانی کی کیا بات ہے؟"

"مگر ابو نہ تو ٹیلی فون ڈائریکٹری میں اس کا حوالہ ملتا ہے نہ کسی عالم نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔"

"بیٹا تم ٹھیک کہتے ہو۔ دنیا کی کسی ڈائریکٹری میں تو خدائی فون نمبر درج نہیں۔ البتہ جماعت الخیر افغاد آباد' فیصل آباد کے جاری کردہ اشتہار میں اس نمبر کی نشاندہی کی گئی ہے۔"

"ابو! دنیا میں کسی معمولی سے معمولی افسر کو فون کرو تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ بار بار ڈائلنگ کرنے پر بھی الٹا سیدھا جواب ملتا ہے۔ اللہ تو بڑی بلند اور اعلیٰ ذات کا مالک ہے۔ بھلا وہ بندے کی رنگ کرنے پر ناراض کیوں نہیں ہوگا؟"

"بیٹے! ناراض۔ وہ تو الٹا خوش ہوتا ہے بلکہ ڈائلنگ نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے۔ روزانہ پابندی وقت سے ڈائلنگ کرنے والے شخص کو تو انعامات سے نوازتا ہے۔"

"ابو! یہ تو بتائیں کہ اللہ کو کب اور کس وقت فون کیا جاسکتا ہے۔ کال ملانے کا کوئی خاص وقت تو مقرر ہوگا؟"

"نہیں بیٹے۔ کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ چوبیس گھنٹوں میں جب چاہیں اس ذات والا صفات سے رابطہ ہو سکتا ہے۔"

"بہت خوب۔ کیا اللہ میاں کو نیند نہیں آتی؟"

"بیٹا۔ نیند تو کیا اونگھ بھی نہیں آتی۔ میں نہیں یہ قرآن کہتا ہے۔"

"ابو! کیا اللہ کو فون کرنے کے لئے ٹیلی فون ایکسچینج بھی جانا پڑتا ہے؟"

"جی جان پدر! ضرور جانا پڑتا ہے تاکہ رب سے کھل کر باتیں ہو سکیں اور وقت بھی زیادہ میسر آئے۔"

"لیکن ابو! وہ ایکسچینج ہے کہاں؟"

"بیٹا مسجد ہی تو اللہ کا ایک روحانی ایکسچینج ہے۔ جہاں پانچ وقت اللہ کے بندے اللہ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔"

"ابو! ایکسچینج کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن پی سی او کا پوچھنا باقی ہے۔"

"میری جان! ہر شخص کا دل اس کا پی سی او ہے۔ جہاں وہ آزادی اور بے تکلفی سے اللہ سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔"

"ابو! جب ٹیلی فون ہے تو ٹیلی فون آپریٹر بھی ہوں گے۔ وہ کون ہوتے ہیں؟"

"میرے لعل! وہ فرشتے جو کراما" کاتبین کہلاتے ہیں وہی خدائی ایکسچینج کے پاک آپریٹر ہیں۔"

"ابو! مگر موذن بھی تو ایک قسم کا آپریٹر ہے۔ جو پانچ وقت کال دیتا ہے اور اللہ کے بندوں کو خدائی ایکسچینج یعنی مسجد کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے۔"

"ہاں جان پدر۔ ضرور ہوتا ہے بلکہ اسپیشل آپریٹر ہوتا ہے۔"

"ابو ٹیلی فون والے تو سیکنڈ کے حساب سے فون کرنے کے پیسے وصول کرتے ہیں۔ کیا خدائی فون کی بھی یہی روٹین ہے؟"

"نہیں نور نظر۔ ایسی بات نہیں۔ اللہ سے جی بھر کر باتیں کرو۔ کوئی پیسہ نہیں' کوئی روک ٹوک نہیں البتہ نماز کے دوران ضرور احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ اس دوران کسی قسم کی بات کرنا اور کسی سے کلام کرنا سب حرام ہے۔"

"ابو۔ اصل بات تو بیچ میں رہ گئی۔ آپ پلیز اللہ میاں کا فون نمبر تو بتائیں۔"

"بیٹا! میں تو بیچ بھول ہی گیا تھا۔ لو اب نوٹ کرلو۔

۲ ۴ ۴ ۳ ۴ ۳

اس فون نمبر کو بائیں سے دائیں پڑھیں۔ یہ نمبر دراصل فرض نمازوں کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ آخری تین کا ہندسہ وتر نماز کی نشاندہی کرتا ہے۔ آئی سمجھ شریف میں بات؟"

"ابو! کیا یہ بھی کوڈ نمبر ہے۔"

"نہیں بیٹا یہ نمبر تو سب کو معلوم ہے۔"

"ابو! کوئی ایمرجنسی نمبر بھی ہے؟"

"کیوں نہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں ڈائریکٹ "۸ نمبر تہجد" میں رابطہ کریں اور اپنی پریشانیوں کو فوراً" حل کرائیں بلکہ "جماعت الخیر" نے دو آنسوؤں کا ٹوکن بھی ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔"

"دو آنسوؤں کا ٹوکن! کیا مطلب؟"

"مطلب یہ ہے کہ بندہ تہجد کے نوافل بھی ادا کرے اور ساتھ ہی اپنے گناہوں پر آنسو بہائے۔ اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف جلد متوجہ ہوتے ہیں اور اس کی مرادیں بھی پوری کرتے ہیں۔"

"لیکن ابو اگر شیطان بیچ میں ایمرجنسی کی لائن کاٹ دے تو پھر کیا بنے گا؟"

"بیٹا! شیطان کی ایسی کی تیسی۔ یہ اسپیشل لائن ہے۔ اس میں شیطان کی رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔"

"ابو! چھوٹا منہ اور بڑی بات ضرور ہے۔ مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ میاں سے جو بھی رابطہ کرے وہ سنتا ہے۔ مصیبت زدہ اور غم کے ماروں کی مشکل کشائی کرتا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ کشمیر اور بوسنیا کے مسلمان برابر یہ نمبر ڈائی کر رہے ہیں اور بار بار ایمرجنسی ڈائل کر رہے ہیں۔ مسلمان خصوصا" معصوم بچے آنسوؤں کے ٹوکن بھی ڈال رہے ہیں لیکن تاحال کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ ادھر فلسطین اور صومالیہ کے مسلمان بھی بار بار اللہ میاں کو کالیں دے رہے ہیں۔ پکارے اور چلائے جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں خدائی نمبر انگیج ہے یا خود ان بدنصیب مسلمانوں سے ناراض ہے۔ ان باتوں میں ایک بات تو ضرور ہے؟"

"بیٹا! تم تو بڑے دانش مند بن گئے ہو۔"

"ابو! خیر بیٹا بھی تو دانشور کا ہوں۔ ابو آپ دیکھتے نہیں کہ یہود و ہنود دندنا رہے ہیں اور مسلمان ہر جگہ ظلم کی چکی

باقی ص ۳۰پر

چلتے چلتے

در آمدی وزیر اعظم‘ نگران حکومت اور مرزائی

ایم ایم قادیانی کی ملاقاتیں ○ راز فاش ہو گیا

تحریر۔ حافظ محمد حنیف ندیم

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے لندن میں پاکستان کے بارے میں بیانات دیئے اور جن اشاروں کنایوں میں اپنے خطرناک عزائم کو ظاہر کیا‘ ان پر ہم گزشتہ شماروں میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ ایم ایم قادیانی پاکستان آیا اور سابق صدر اسحاق خان سے ملاقاتیں کیں تو ہم نے انہی کالموں میں قبل از وقت یہ لکھ دیا تھا کہ اب نواز شریف حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہماری بات پوری ہو گئی ہے۔ ایم ایم احمد نے اسمبلیاں تڑوائیں معاملہ عدالت میں گیا اسمبلیاں بحال ہو گئیں لیکن ایم ایم احمد قادیانی‘ اسحاق خان پر بری طرح سوار ہو چکا تھا۔ اس نے مسٹر اسحاق خان کو رام کر لیا اور نواز شریف حکومت کا مکمل طور پر خاتمہ کر کے نگران حکومت قائم کرا دی۔ ن نگران حکومت میں جس شخص کو وزیر اعظم بنایا گیا ہے وہ در آمد شدہ وزیر اعظم ہے جو ۲۵ سال بیرون ملک مقیم رہا۔ یہ شخص ایم ایم قادیانی کا جگری دوست ہے اور اس کا نام تجویز کرنے والا بھی قادیانی ہے۔ جس کا اصلی نام مبینہ طور پر معین احمد قریشی بتایا جاتا ہے روزنامہ جسارت کراچی نے روزنامہ نیوز کے حوالے سے اس بارے میں یہ خبر دی ہے (یاد رہے کہ اسی سے ملتی جلتی خبر روزنامہ پاکستان‘ لاہور میں بھی شائع ہو چکی ہے)

> کراچی (جسارت رپورٹ) معین قریشی کو ایک چلتے قل نگران وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ اس وقت سے لوگ حیران بھی ہیں کہ ایک ایسا شخص جو ۲۵ سال سے امریکہ میں تھا اس کا نام کس طرح اس عہدے کے لئے فہرست میں شامل ہوا۔ روزنامہ نیوز نے بتایا ہے کہ قریشی کا نام ایم ایم احمد نے پیش کیا تھا۔ جب وہ اس ماہ کے شروع میں غلام اسحاق خان سے ملے۔ ایم ایم احمد نے جو سینئر سول سرونٹ اور ایوب خان کی حکومت میں وزیر رہے۔ واشنگٹن میں ورلڈ بینک کے لئے کام کرتے رہے۔ انہوں نے ورلڈ بینک کی ملازمت کے بعد واشنگٹن میں رہنے کا فیصلہ کیا اور ہر سال پاکستان کے دورے پر آتے رہے۔ انہوں نے حالیہ دورے میں صدر سے ملاقات کی اور اخبارات میں اس خبر کی اشاعت بھی ہوئی اور سیاسی حلقوں میں موضوع بحث اور قیاس آرائیوں کا باعث بھی بنی کہ اس ملاقات کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ نیوز کے مطابق ایم ایم احمد اس وقت معین قریشی سے واقف ہوئے جب دونوں ورلڈ بینک میں کام کر رہے تھے اور قادیانی ہونے کے باعث انہیں سعودی عرب کی مخالفت کے باعث ورلڈ بینک میں اعلیٰ عہدہ حاصل ہونے کی امید نہیں تھی اس لئے انہوں نے معین قریشی کو پروان چڑھایا۔

گو خبر سے مسٹر معین کا قادیانی ہونا ظاہر نہیں ہوتا لیکن اس کا نام تجویز کنندہ چونکہ قادیانی ہے اس لئے عوام میں اس خبر کے شائع ہونے کے بعد نگران وزیر اعظم کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ عبدالستار نامی جس شخص کو وزارت خارجہ کا قلمدان سونپا گیا ہے۔ اس کے بارے میں بھی عوام مطمئن نہیں ہیں۔ اگر یہ خبر درست ہے تو ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ نگران حکومت کی اصل باگ دوڑ ایم ایم قادیانی ہی نہیں بلکہ مرزا طاہر کے ہاتھ میں ہے جبکہ مرزا طاہر امریکہ کی کٹھ پتلی ہے۔

اب یہ بھی خبر آئی ہے کہ در آمدی نگران وزیر اعظم کی بیوی غیر مسلم ہے اور بیٹی غیر مسلم سے بیاہی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ میں کیس بھی درج ہو چکا ہے۔ بہرحال موجودہ صورت حال سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ۔

۱۔ ایم ایم احمد قادیانی کی پاکستان آمد‘ سابق صدر سے ملاقاتیں اور نگران حکومت کا قیام۔

۲۔ ایم ایم احمد قادیانی کے کہنے پر معین قریشی کو در آمد کر کے نگران وزیر اعظم مقرر کرنا۔

۳۔ وزارت خارجہ کے منصب پر مبینہ طور پر ایک مشکوک شخص کی تقرری۔

۴۔ لندن میں بیٹھ کر مرزا طاہر کی پاکستان کے بارے میں بکواسات۔

یہ تمام باتیں کسی خطرناک سازش کی چغلی کھا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلا مطالبہ تو ہمارا در آمدی نگران وزیر اعظم معین احمد قریشی سے ہے کہ۔

۱۔ وہ اپنے بارے میں عوام میں پائے جانے والے شکوک و شبہات کا ازالہ کریں۔

۲۔ قوم کو بتائیں کہ وہ مرزا قادیانی دجال کو مرتد‘ دجال اور کافر سمجھتے ہیں اور ایم ایم قادیانی سے ان کا کوئی مذہبی رشتہ یا تعلق نہیں ہے۔

۳۔ یہ کہ ان کی بیوی غیر مسلم نہیں اور لڑکی کا نکاح غیر مسلم سے نہیں ہوا اور اگر غیر مسلم ہیں تو یہ بتائیں کہ وہ عیسائی ہیں‘ یہودی ہیں‘ ہندو ہیں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ۔

۴۔ عبدالستار وزیر خارجہ بھی اپنے عقیدے کی مکمل کر وضاحت کریں۔

دوسری درخواست ہماری ملک بھر کی تمام دینی و مذہبی جماعتوں اور جناب میاں محمد نواز شریف سے ہے کہ اگر اس بحران کے پس پردہ قادیانی جماعت اور ایم ایم قادیانی کی سازش کار فرما ہے تو اس مسئلہ پر (پی پی پی) کو چھوڑ کر تمام جماعتوں کا اجلاس بلائیں اور صحیح العقیدہ مسلمان نگران حکومت قائم کرنے کے لئے غور و خوض کریں اور اس کا نوٹس لیں ورنہ یہ نگران حکومت ملک کے لئے پہلے سے بھی زیادہ بحران کا باعث ہو گی۔

دس ہزار جرمن عورتوں کا قبول اسلام

اسلام وہ تنہا مذہب ہے جو اخلاقی تعلیم پر زور دیتا ہے اور جو بحیثیت انسان کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق عائد کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کے لئے مستحکم ہدایات اور پختہ قوانین رکھتا ہے

اخبارِ ختمِ نبوت — خبریں

یہاں بون یونیورسٹی کے ایک جرمن پروفیسر روڈالف شجر نے جو آج کل قاہرہ کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں یہ اعتراف کیا ہے کہ گزشتہ دس ماہ کے دوران دس ہزار جرمن عورتوں نے اسلام قبول کیا ہے اور یہ کہ انہوں نے نہ صرف اسلام قبول کیا ہے بلکہ "اخوات محمد صلی اللہ علیہ وسلم" نامی ایک تنظیم کی بنیاد بھی ڈال دی ہے۔ یہ تنظیم جہاں غیر مسلموں میں اسلام کا تعارف کرانے' اسلام کو اس کی صحیح شکل میں پیش کرنے' اس پر لگائے گئے اتہامات کا جواب دینے اور اس سلسلہ میں پھیلائی گئی بدگمانیوں کو دور کرنے کا کام انجام دے رہی ہے۔ وہیں دوسری طرف جرمن نو مسلمات میں اسلام کی جڑوں کو گہرا کرنے' عقیدہ توحید کو ان کے دلوں میں پیوست کرنے' اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ان کو واقف کرانے کی ذمہ داری بھی ادا کر رہی ہے چنانچہ اس تنظیم کی طرف سے ہفتہ واری اجتماعات کا انعقاد ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ واری اخبار نکالا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ درس قرآن اور درس حدیث کا بھی نظم کیا جاتا ہے۔

جرمن سے نکلنے والے ایک کثیر الاشاعت اخبار "دیر شپیغل" نے اپنے تین تازہ شماروں میں تین قسطوں پر مبنی "جرمنی میں اسلام" کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران آٹھ ہزار جرمن عورتیں اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اتنی مختصر مدت میں اتنی بڑی تعداد کے مشرف بہ اسلام ہونے کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے اس اخبار نے یہ لکھا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ وہ زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے اور اس میں ہر عمل کے لئے ایک قانون اور ایک نمونہ موجود ہے۔ اس میں عبادت کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ لباس کی وضع قطع پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ آداب معاشرت کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں حتیٰ کہ کھانے پینے' اٹھنے بیٹھنے' چلنے پھرنے' شادی بیاہ کرنے اور دوسرے تمام بشری تقاضوں کو پورا کرنے کی ہدایات بھی ذکر کی گئی ہیں۔

ایک جرمن اسکالر "ذکیلذا مورش" نے جرمن عورتوں کے اسلام قبول کرنے کی وجہ بیان کی ہے کہ اسلام وہ تنہا مذہب ہے جو اخلاقی تعلیمات پر زور دیتا ہے اور جو بحیثیت انسان کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق عائد کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کے لئے مستحکم ہدایات اور پختہ قوانین رکھتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جرمن عورت اسلام کو اپنی ضرورت تصور کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی مشکلات کا حل تلاش کرتی ہے۔

جرمن سے شائع ہونے والے اسی مشہور اخبار نے اسلام کے بارے میں مختلف جرمن مسلم عورتوں کے نقطہائے نظر پیش کئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

ایک نو مسلمہ کا کہنا ہے کہ انسانی زندگی سے جتنا گہرا ربط اسلام کا ہے کسی اور مذہب کا نہیں ہے اور یہ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد پہلی مرتبہ مجھے اپنے انسان ہونے کا احساس ہوا ہے۔

دوسری نو مسلمہ نے پرزور الفاظ میں اسلامی تعلیمات پر اپنے عمل پیرا ہونے کا تذکرہ کیا۔ وہ کہتی ہیں میں فرائض کی پوری پابندی کرتی ہوں۔ جاء نماز اپنے ساتھ آفس میں رکھتی ہوں تاکہ ڈیوٹی کے دوران نماز ادا کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو اور نماز قضاء نہ ہو سکے۔

ایک دوسری نو مسلمہ نے اپنے اسلام قبول کرنے کی وجہ بیان کی کہ جب ایک مسلمان داعی نے نہایت سادگی اور جذبہ ہمدردی کے ساتھ اسلام کی دعوت میرے سامنے پیش کی تو مجھے ان کی پیشکش کو رد کرنے کی کوئی وجہ نظر نہ آئی اور اسلام سے متعارف ہوتے ہی میں نے کامل صدق دل کے ساتھ اسلام قبول کرلیا۔

جرمن کی مشہور گلوکارہ جو اب مشرف بہ اسلام ہو چکی ہے اپنے اسلام قبول کرنے کی وجہ ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ وہ کہتی ہیں اسلام ہی وہ تنہا مذہب ہے جو عورت کی فطرت سے واقف' اس کے حقوق کا محافظ اور اس کے احترام کا ضامن ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورت کی راحت کی خاطر قوانین وضع کئے اور اس کو بربادی سے بچانے کے لئے ضابطے مقرر کئے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جرمن میں مسلمانوں کی آبادی ۳۰ لاکھ افراد پر مشتمل ہے اور اس طرح یہ یورپ میں دوسری مسلم اقلیت تصور کی جاتی ہے۔

صومالیہ میں امریکی فوجیوں کی نامعلوم تعداد مشرف بہ اسلام

موغادیشو۔ صومالیہ میں تعینات فوجیوں کی نامعلوم تعداد نے مذہب اسلام قبول کرلیا ہے۔ صبح کی اذان ہوئی اور آس پاس کے لوگوں نے اپنے جوتے اتار کر وضو کرنا شروع کردیا اور پھر چھوٹی سی مسجد کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ نظارہ وہاں تعینات امریکی فوجیوں کے لئے بہت عجیب و غریب ہے۔ حالانکہ دسمبر سے بین الاقوامی ریلیف پروگرام کے تحت امریکی فوجی مسلم صومالیہ میں کام کررہے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثروبیشتر کے لئے اسلامی تعلیمات اور عبادت کے طریقے ابھی بھی پراسرار بنے ہوئے ہیں۔

تاہم ان فوجیوں کی نامعلوم تعداد مشرف بہ اسلام ہوگئی ہے۔ وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ وہ مذہبی تبدیلی کے واقعات پر زیادہ دھیان نہیں دیتی۔ آیوری اسمتھ ہر صبح ایک سرے کی مسجد سے اذان دے کر مسلمانوں کو نماز کے لئے پکارتا ہے۔ فورٹ اسٹوارٹ جارجیا میں قائم ۲۲۶ ویں سپلائی اور سروس کے تقریباً ۱۰ ارکان جنوری میں مسلمان ہوگئے تھے۔ ان میں اسمتھ شامل نہیں ہے جس نے ۱۵ سال پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

کیپٹن باب چارلس نے کہا تبدیلی مذہب کے ان واقعات سے فوج کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے ہمارا کام اولین اہمیت کا حامل ہے۔ مگر ہم ان کی نمازوں کے وقت کے مطابق کام کرنے لگے ہیں۔ صبح اور شام کے وقت فوجی چھڑی کی عمارت میں جمع ہوجاتے ہیں جس کو انہوں نے اپنے فاضل وقت میں مرمت اور سفیدی کرکے مسجد کی شکل دے دی ہے اور سامنے کی طرف قرآن کی آیت تحریر ہے۔

وہاں مسجد کی حد بندی کی گئی ہے جہاں وضو کے بغیر داخل نہیں ہوسکتے۔ جب فوجی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو اپنی بندوقیں ایک کونے میں کھڑی کردیتے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ زیادہ تر تجسّس کی وجہ سے اسلام کی طرف راغب ہوئے ہیں اور ان کو فاضل وقت میں اسلام کا مطالعہ کرنے کا کافی موقع ملا ہے۔ صومالیہ کے مختلف قبیلوں میں ہمیشہ لڑائیاں رہتی ہیں مگر ویسے ملک میں ایک ہی زبان اور ایک ہی مذہب اسلام رائج ہے۔

سیموئل نیومین نے کہا کہ میں نے ابھی تک مذہب تبدیل نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اسلام کا مطالعہ کرنے سے پہلے اپنے مختلف خیالات پر قابو پانا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ اسلام کے لئے میرے دماغ میں پہلا خیال ایک دہشت گرد گروپ کا تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ ایک مذہب ہے مگر کس طرح کا مذہب ہے یہ نہیں جانتا تھا۔ مجھے اس کا مطالعہ خود کرنا پڑے گا۔ نیومین نے کہا کہ وہ ایک ایسے مذہب کی تلاش میں ہے جو ان کے عقائد پر پورا اترتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن میں جو کچھ پڑھا ہے وہ مجھے اب تک سب سے زیادہ بہتر محسوس ہوا ہے۔ ایلن فی والٹ نے کہا کہ میں نے صومالیوں کو سخت مشکلات میں مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ لوگ کتنے مطمئن ہیں یہاں کتنی غربت ہے مگر یہ پھر بھی خوش ہیں۔ والٹ نے تین ہفتے قبل مذہب اسلام قبول کرلیا ہے اور وہ ایک صومالی لڑکی سے شادی کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے میرا خدا پر یقین نہیں تھا۔ مگر اب مجھے یقین ہے کہ خدا موجود ہے اور اب زندگی کو سمجھنا آسان ہے۔ ڈینس بیکر نے کہا کہ وہ اور ان کے چار دیگر فوجی ساتھیوں نے اپنے ملک واپس جاکر اکٹھا عبادت جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم اپنی پرانی عادتیں چھوڑنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان بننا اتنا آسان نہیں ہے جتنا لگتا ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے یہ زندگی کا ایک طریقہ ہے اور آپ کو دوسرے کے لئے ایک مثال بننا ہوتا ہے۔

صومالیہ میں متعین امریکی فوجیوں میں قبول اسلام کی لہر

مولانا سعادت اللہ، امیر حرکت الجہاد الاسلامی سے انٹرویو

۱۹۸۰ء میں جہاد میں حصہ لیا، ۱۹۸۳ء میں درس نظامی سے فراغت کے بعد مستقل جہادی سرگرمیوں میں شامل ہوئے اور فروری ۱۹۹۱ء میں حرکت کی امارت کا بوجھ بندہ کے ناتواں کندھوں پر رکھا گیا

حرکت الجہاد الاسلامی العالمی کے امیر اور مشہور مجاہد راہنما مولانا سعادت اللہ خاں لاہور تشریف لائے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد عائشہ میں قدم رنجہ فرمایا تو مجلس کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے موصوف سے استدعا کی کہ وہ "جہاد" کے حوالے سے انٹرویو لینا چاہتے ہیں تو موصوف نے شفقت فرماتے ہوئے نمائندہ ختم نبوت کے سوالات کے جوابات دیئے۔ جو کہ ہم ذیل میں پیش کررہے ہیں۔

سوال۔ مولانا پہلے اپنا تعارف کرائیے۔

جواب۔ میرا نام سعادت اللہ ہے۔ میرے والد محترم حاجی

محمد اسماعیل شجاع آبادی، لاہور

کرامت اللہ حضرت امیر شریعتؒ اور تحریک ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں گرفتاری پیش کی اور ثابت قدمی کے ساتھ مصائب و آلام کو برداشت کیا۔ پہلا قافلہ جو چھ افراد پر مشتمل تھا اس نے گرفتاری پیش کی تو اس قافلہ کی قیادت والد محترم فرما رہے تھے۔ میں نے قرآن پاک دارالعلوم العسینیہ شہدادپور میں حفظ کیا۔ تجوید و قرات اور درس نظامی مکمل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں پڑھے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے اگرچہ براہ

راست کوئی سبق پڑھنے کا اتفاق نہ ہوا۔ لیکن تین سال تک حضرت شیخ بنوری کی مجالس سے استفادہ کا موقع ملا۔

سوال۔ حرکت الجہاد الاسلامی کب معرض وجود میں آئی اور کس مرد مجاہد نے اس کی بنیاد رکھی؟

جواب۔ ۱۵ فروری ۱۹۸۰ء کو حرکت الجہاد الاسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت مولانا ارشاد احمد شہیدؒ نے اس کی بنیاد رکھی۔ ۲۵ جون ۱۹۸۵ء تک آپ اس کے امیر اور قائد رہے۔ ۲۵ جون ۱۹۸۵ء کو پکتیکا کے محاذ پر اپنے دیگر پندرہ ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش فرمایا۔ مولانا شہیدؒ کے بعد مولانا سیف اللہ اختر امیر بنائے گئے جو فروری ۱۹۹۱ء تک امیر رہے۔

سوال۔ آپ نے جہاد میں کب حصہ لیا اور مسند امارت تک کیسے پہنچے؟

جواب۔ پہلی مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں ۱۹۸۰ء میں جہاد میں حصہ لیا۔ ۱۹۸۳ء میں درس نظامی سے فراغت کے بعد مستقل جہادی سرگرمیوں میں شامل ہو گیا۔ فروری ۱۹۹۱ء میں حرکت کی امارت کا بوجھ بندہ کے ناتواں کندھوں پر رکھا گیا۔ بزرگوں کی توجہات اور مجاہدین حرکت کے اعتماد کی بدولت الحمدللہ اس وقت تک حرکت الجہاد الاسلامی کا خادم امیر چلا آ رہا ہوں۔

سوال۔ حرکت الجہاد الاسلامی کے مجاہدین نے کن کن محاذوں پر جہاد میں حصہ لیا؟

جواب۔ حرکت الجہاد کے مجاہدین خوشت' پکتیکا' گردیز'' بندروہ' پکتیا' محمد خاخیل' شیرانہ' یاضیل' کٹ واز' ارگون' غزنی' قندھار' کابل' ننگرہار' وادی پنج شیر سمیت کئی ایک محاذوں میں جہاد میں حصہ لیا۔ الحمدللہ پاکستانی مجاہدین میں سے حرکت الجہاد الاسلامی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حرکت کے ایک سو سے زائد مجاہدین نے سرزمین افغانستان میں جام شہادت نوش فرما کر سرزمین افغان کو اپنے خون سے سینچا۔

سوال۔ حرکت الجہاد الاسلامی کے مراکز کون کون سے علاقوں میں سرگرم عمل ہیں؟

جواب۔ افغانستان میں حرکت الجہاد الاسلامی کے ارگون' طالقان' خوست' گردیز اور مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر میں ٹریننگ سینٹر کام کر رہے ہیں۔

سوال۔ افغانستان میں کس کس کمانڈر کی کمان میں آپ جہاد کرتے رہے ہیں؟

جواب۔ افغانستان کے تمام کمانڈرز اور لیڈرز حرکت الجہاد الاسلامی کی خدمات کے معترف ہیں۔ ہمارا تعلق حرکت انقلاب اسلامی کے مولانا ارسلان خاں رحمانی' مولانا نصر اللہ منصور شہید' کمانڈر مولانا فرید الدین' مولانا پیر محمد' مولانا نصیر الدین' حزب اسلامی کے مولانا محمد یونس خالص' مولانا عبدالصمد' مولانا عبدالحق' جمعیت اسلامی کے کمانڈر احمد شاہ مسعود' محمد علی جلالی' اتحاد اسلامی کے مولانا نیک محمد' قاری محمد عبداللہ' قاری بابا وغیرہ سے رہا ہے۔

سوال۔ افغانستان میں آئے روز جو تصادم ہو رہے ہیں۔ اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب۔ افغانستان کے ۲۸ صوبوں میں مکمل امن و امان ہے۔ صرف کابل فسادات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاد سے تمام سامراجی قوتیں لرزاں و ترساں ہیں چونکہ ذرائع ابلاغ پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔ اگر معمولی واقعہ بھی رونما ہو تو اسے بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ دنیا بھر کی جہادی قوتیں پریشان ہوں اور مسلمانان عالم پر اس کا منفی اثر پڑے اور وہ جہاد سے بدظن ہو جائیں۔

انہوں نے کہا کہ مجموعی طور پر افغانستان میں امن و امان ہے۔ اسلامی قوانین کا اجراء عمل میں آچکا ہے۔ شراب پر پابندی ہے' گانا بجانا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے' خواتین شرعی پردہ کرنے لگی ہیں' عدالتیں شریعت کے مطابق فیصلے کرتی ہیں' مجسٹریٹ' جج اور قاضی جید علماء کرام ہیں۔ انہوں نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ فقہاء اختلاف شورائی اور جمہوری نظام ہے۔ جناب انجینئر گلبدین حکمت یار جمہوریت کی بات کرتے ہیں جبکہ استاذ ربانی' کمانڈر احمد شاہ مسعود اور دوسرے لیڈران شورائی نظام کو ترجیح دیتے ہیں اور مغربی جمہوریت سے نفرت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان شورائی حل و عقد پانچ صد علماء کرام اور ایسے کمانڈروں پر مشتمل ہے شرعاً جن کی گواہی قابل اعتبار اور لائق اعتماد ہو۔

سیالکوٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن

رپورٹ۔ عبداللطیف نثار' لاہور

سیالکوٹ۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کا کنونشن جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت تحریک ختم نبوت کے عالمی قائد مولانا خان محمد مدظلہ نے کی۔ کنونشن ۱۰ بجے سے ظہر کی نماز تک جاری رہا۔ کنونشن کے انتظامات کے لئے پیر بشیر احمد شاہ گیلانی' مولانا انذر قاسمی' مولانا حامد عثمان عبیدی' قاری محمد اسحاق نعمانی نے شب و روز محنت کی۔ کنونشن کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی ایک مرتبہ پھر مسلمانان پاکستان کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ مختلف علاقوں میں نوجوانوں کو نوکری اور چھوکری کے لالچ میں قادیانی بننے کی ترغیب و تحریص دے رہے ہیں۔ جبکہ مسلمان خواب غفلت کا شکار ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی امریکہ' اسرائیل' انڈیا سمیت تمام مسلم دشمن ممالک کے ایجنٹ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی اقتصادی امداد کی بحالی کے لئے قادیانیوں کے خلاف کئے گئے قانونی اقدامات واپس لینے کی شرط عائد کی ہے۔ کئی ایک ممالک کے سفیر قادیانی بنائے جا چکے ہیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے واضح اعلان کے بعد اس سے انحراف کیا جا چکا ہے۔ ان حالات میں آپ حضرات سے درخواست ہے کہ تحریک ختم نبوت کی رہنمائی و سرپرستی فرمائیں تاکہ ان معاملات سے باآسانی نمٹا جا سکے۔ جماعت اہلسنت کے رہنما شجاعت علی مجاہد نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میں خدمات حضرت الامیر کو پیش کرتا ہوں۔ جماعت اسلامی سیالکوٹ کے امیر عبدالقدیر راہی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے لئے ہماری تحریری و عملی خدمات حاضر ہیں۔ جماعت اہلحدیث کے رہنما مولانا محمد صدیق اختر نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کی کامیابیاں تمام مکاتب فکر کے اتحاد سے ہوئی ہیں۔ آج بھی متحد ہو کر ہم تمام مسائل حل کرا سکتے ہیں۔ ختم نبوت کے لئے جماعت اہلحدیث کے کارکن سپاہی بن کر قربانیاں پیش کریں گے۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین حافظ محمد عالم مجددی نے اتحاد بین المسلمین پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس محاذ پر بریلوی علماء کرام اور عوام آپ حضرات کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ ڈاکٹر غلام محمد گوجرانوالہ نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تن' من' دھن قربان کر دیں گے۔ علامہ خالد حسن مجددی نے کہا کہ ہماری عدالت عظمیٰ مدینہ والی سرکار میں جو پہلے فیصلہ دے چکی ہے۔ لا نبی بعدی اس عظیم الشان فیصلہ کے خلاف کوئی فیصلہ کسی صورت میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے نگران حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیت نوازی کے بجائے محمدیت نوازی کرتے ہوئے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھایا جائے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ ہندو اپنی جنم بھومی کے لئے عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کو ٹھکرا سکتا ہے تو مسلمان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انٹرنیشنل اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مرزائیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ فتنہ ہے۔ جس کے خلاف ہم نے گلی کوچوں' مساجد' مدارس اور ہر محاذ پر جنگ لڑی ہے اور اسے برصغیر سے جانے پر مجبور کر دیا۔ امریکی سامراج کے خلاف بھی گلی کوچوں میں جنگ لڑنا پڑے گی۔ امریکہ کی مسلم دشمنی کسی سے مخفی نہیں۔

امریکہ نے پاکستان سے کہا ہے کہ اس کی شرائط پوری کرے بصورت دیگر اسے دہشت گرد قرار دے دیا جائے گا' اقتصادی ناکہ بندی کی جائے گی' پڑوسیوں کو جنگ پر اکسایا جائے گا' امریکی شرائط میں سے سرفہرست قادیانیوں کا تحفظ ہے اور ان کے خلاف آج تک کئے گئے فیصلوں کا قتل ہے۔ پاکستان کا مسلمان گھاس' پھونس پر تو گزارا کرلے گا لیکن ان ذلیل شرائط کے تحت امداد قبول نہیں کرے گا۔ ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایٹمی پروگرام ختم کیا جائے۔ پاکستان اپنی افواج کو کم کرکے ایک لاکھ تک لے آئے اس کی حفاظت ہم کریں گے۔ آٹھویں ترمیم بالکل ختم کی جائے یعنی اسلامی قوانین کی منسوخی بالکل ختم کردی جائیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ کسی کورٹ سے آٹھویں ترمیم کلیتا" ختم کرائی جائے۔ کونشن سے مولانا عبداللطیف مسعود' حافظ محمد اختر ڈسکہ نے بھی خطاب کیا۔ حاضرین نے عہد کیا کہ ہم قادیانیوں کا ہر سطح پر مقابلہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں۔ ••

مولانا عبداللطیف ایثار کا تبلیغی دورہ

از۔ قاری محمد طاہر رحیمی قصور

گزشتہ دنوں مولانا ایثار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور چھو کی تشریف لائے۔ مولانا نے یہاں جامعہ دینیہ چھو کی کے طلباء کو ختم نبوت کی اہمیت کے بارے میں مفصل خطاب کیا۔ مولانا ایثار نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ اگر مرزائی صحیح معنی میں اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرلیں اور پاکستان کے قانون کو تسلیم کرلیں۔ اسلامی شعائر جو کہ مسلمانوں کے درمیان رائج ہیں اور کئی صدیوں سے مسلمان ان پر قائم ہیں ترک کرکے اپنی اصلاح کرلیں تو ہم مرزائیت کو وہی حقوق دیں گے جو عیسائیوں کو دیئے گئے ہیں۔ مرزائیت نے پاکستان کے قانون کو تسلیم نہیں کیا بلکہ بغاوت کی ہے۔ آئے دن تخریب کاری ہوتی رہتی ہے۔ مولانا ایثار نے طلباء کو کہا کہ آپ جس طرح درس نظامی کا علم حاصل کررہے ہیں بالکل اسی طرح مذاہب باطلہ کا بھی شوق کے ساتھ مطالعہ کریں اس سے آپ کے علم میں زیادہ اضافہ ہوگا۔ ••

عالمی مجلس لاہور کا مفتی مبشر احمد کی زیر صدارت اجلاس

گزشتہ دنوں مولانا مفتی بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ جس میں علماء کرام کے علاوہ نوجوانوں نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور لاہور میں کام کو تیز کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرکے مرزائیت کا تعاقب کرنے کے لئے غور و فکر ہوا۔ نیز اجلاس نے مطالبہ کیا کہ قادیانی سرگرمیوں پر فورا" پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ ۲۹۸ بی' ۲۹۵ سی کے تحت سزائیں دی جائیں۔ اجلاس میں مولانا قاری محمد ارشد زبیر' قاری گل محمد' قاری گلزار احمد' محمد اعجاز بلوچ' حامد خان' محسن خان کے علاوہ کئی کارکنان نے شرکت کی۔ اجلاس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس کو کامیاب بنانے پر مولانا عبداللطیف ایثار کو مبارکباد پیش کی گئی۔ ••

ربوہ قادیانیوں کی بستی ہے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاق اور چاروں صوبائی حکومتوں و فیصل آباد کی ڈویژنل انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء اور سپریم کورٹ کے حالیہ تاریخی فیصلہ کے مطابق ربوہ سمیت پاکستان بھر میں قادیانی غیر مسلموں کی عبادت گاہوں' گھروں' دکانوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے الفاظ اور بورڈ آویزاں کرنے پر اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی غیر مسلم ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان مقدمات چلائے جائیں اور اسلامی شعائر اور اصطلاحات کے استعمال پر پابندی کے قانون پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اقلیت خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کرکے آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغاوت کی مرتکب ہورہی ہے جس کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کی پاکستانی شہریت ختم کرکے ملک بدر کردیا جائے اور پاک سرزمین کو قادیانیوں کی نحوست سے پاک کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ربوہ قادیانیوں کی بستی ہے جن کو انہوں نے دوسرا اسرائیل بنایا ہوا ہے۔ وہاں پاکستان کا قانون نہیں چلتا جس کی وجہ سے قادیانی ربوہ میں آئین و قانون کی کھلے عام خلاف ورزی کرکے عمارتوں پر کلمہ طیبہ و آیات قرآن لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کررہے ہیں۔ ضلعی اور ڈویژنل انتظامیہ خاموش ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ جرم ہے اس لئے قادیانی عبادت گاہوں' گھروں پر نصب ڈش انٹینے اتار کر سرکاری قبضہ میں لئے جائیں۔ ••

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے امیر مولانا شیر کوٹی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ممتاز عالم دین حضرت مولانا سعید الدین شیر کوٹی فاضل دیوبند کی اہلیہ گزشتہ روز اچانک انتقال کر گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت ہی نیک اور متقیہ تھیں۔ علاقہ بھر کے ہزاروں بچوں اور بچیوں کو قرآن حکیم اور اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرکے اپنے لئے صدقہ جاریہ چھوڑا۔ جنازے میں مختلف مذہبی سیاسی عمائدین کے علاوہ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس عظیم صدمہ پر عالمی مجلس کے مقامی اور مرکزی قائدین نے مولانا موصوف اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کی بلندی درجات کی دعا کی ہے۔ ••

وفاقی عدالت کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے خلاف قادیانی غیر مسلموں کی اپیلوں کو مسترد کرنے پر سپریم کورٹ کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کی آئین و قانون سے بغاوت کو سختی سے کچل دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کرسکتے اور مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کے صد سالہ جشن ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء پر پابندی کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ جس کے پیش نظر قادیانی مرزا غلام قادیانی مرتد کے

قادیانیوں کو شرانگیزیوں سے روکا جائے

موضع لنگیانوالی اور موضع میانوالی تھانہ ستراہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں قادیانی کھلے عام مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں اور لوگوں میں قادیانی ہونے کے لئے رنگین فارم تقسیم کرتے ہیں۔ اس میں میانوالی میں قادیانی مربی اور لنگیانوالی کا ہدایت اللہ ولد بشیر احمد قادیانی پیش پیش ہیں۔ ہم حکومت پنجاب اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیں۔ ورنہ صورتحال کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے ان قادیانیوں کا محاسبہ کیا جائے۔

(ادارہ اصلاح ملت' لاہور' جولائی ۱۹۹۳ء)

نظریات کا پرچار اور تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرانے کے لئے فوری طور پر منبر اور محراب ختم کرائے جائیں اور گرجا گھروں' مندروں اور گوردواروں کی طرح قادیانی بھی اپنی عبادت گاہوں کی نئی شکل اپنائیں اور ہر جمعہ کو مرزا طاہر کی تقریر پر پابندی کے پیش نظر پاکستان میں قادیانی عبادت گاہوں' گھروں پر نصب ڈش انٹینے سرکاری قبضہ میں لے کر مقدمات چلائے جائیں اور الفضل ربوہ کو بند کیا جائے۔ اسی طرح شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج جلد شروع کیا جائے۔ ●●

مولانا عبدالمجید ہزاروی کی والدہ انتقال کر گئیں

سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عبدالمجید ہزاروی کی والدہ گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوۃ کی پابند تھیں۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحبؒ کی اہلیہ تھیں۔ نماز جنازہ قاری عبدالمالک گوالمنڈی نے پڑھائی۔ مرحومہ کے نماز جنازہ میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان صاحب نے بھی مرحومہ کے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے قاری محمد امین' رکن مجلس شوریٰ کی قیادت میں نماز جنازہ میں شرکت کی۔ وفد میں قاری محمد امین' حکیم قاری محمد یونس' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عبدالرؤف صاحب الازہری' قاری محمد اخلاق مدنی' حافظ امین الحسنات' حافظ امان الغفور اور مفتی عبدالرحمان شامل تھے۔

مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد' مولانا جمال اللہ الحسینی اور مولانا حفیظ الرحمان کی کوئٹہ آمد۔ مولانا بشیر احمد کا بیان

کوئٹہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے اور ملت اسلامیہ کا اس پر اجماع ہے۔ تمام مسلمان اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے متحد ہو جائیں۔ مولانا بشیر احمد بلوچستان کے دس روزہ تبلیغی دورے پر سکھر سے کوئٹہ پہنچ گئے اور جماعتی کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمگیر تنظیم ہے جو دنیا بھر میں ناموس رسالتؐ کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں عالمی مجلس منظم طریقے سے قادیانیت کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال لاکھوں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مسلمانوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ مجلس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام رہا ہے۔ ہر محاذ پر اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کامیابی عطا کی ہے کیونکہ یہ جماعت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے جو کہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس نے متعدد مرتبہ ملک میں قادیانیوں کے خلاف تحریکیں چلائیں۔ جو کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ لیکن ابھی تک قادیانیوں کے متعلق بہت سارے امور تشنہ تکمیل ہیں۔ جن کے مکمل ہونے تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ اس وقت سیاست دانوں کی عاقبت نااندیشی کی وجہ سے ہمارا ملک خطرناک دوراہے پر آ کھڑا ہوا ہے اور قادیانی لابی چاہتی ہے کہ حالات مزید خراب ہوں تاکہ وہ اپنے ناپاک عزائم کو پورا کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور اسرائیل گٹھ جوڑ اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت روز اول سے پاکستان کا دشمن ہے۔ اب اسرائیل نے بھی اس سے گٹھ جوڑ کر کے پاکستان کو نقصان پہنچانے کا تہیہ کر لیا ہے اور قادیانی جو اسرائیل کے خصوصی ایجنٹ ہیں ان پر کڑی نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ قادیانیوں نے بھی روز اول سے پاکستان کے وجود کو غلط قرار دیتے ہوئے تقسیم کو عارضی قرار دیا تھا۔ لیکن ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اب قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ قادیانیوں کی اپیلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ ایک جرات مندانہ قدم ہے۔ جس میں ماتحت عدالتوں کے لئے بھی سپریم کورٹ کے فیصلے کی تقلید ضروری ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ سمیت پاکستان کے مختلف شہروں میں قادیانیوں کے خلاف جو کیس ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ فوراً ان کے فیصلے ہونے چاہئیں اور قانون کے تحت قادیانیوں کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے منظور شدہ متفقہ فیصلے کے تحت قومی شناختی کارڈ میں فوری طور پر مذہب کے خانے کا اجراء کر کے مسلمانوں کی تشویش کو دور کرے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ اس وقت آٹھویں ترمیم زیر بحث ہے۔ ہم اس سلسلے میں واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر سیاست کی آڑ میں قادیانیت کے متعلق آرڈیننس کو ختم کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی تو حکومت کو مسلمانوں کے سخت احتجاج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ●●

مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا مولانا ہزاروی سے اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی گزشتہ دنوں راولپنڈی کے دورہ پر تشریف لائے اور سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی راہنما مولانا عبدالمجید ہزاروی مہتمم جامعہ فرقانیہ کی والدہ مرحومہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی کی صدارت میں ایک اجلاس دفتر ختم نبوت سرکلر روڈ میں منعقد ہوا' جس میں مولانا کی والدہ مرحومہ کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور بلندی درجات کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں حکیم قاری محمد یونس' حکیم محمد افتخار' مولانا محمد علی صدیقی' محمد ربانی' حافظ محمد ادریس اور دیگر حضرات و کارکنوں نے شرکت کی۔ ●●

سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا خان محمد' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' حاجی بلند اختر نظامی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں قادیانیوں کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ کے ججوں کو مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ اپنی نوعیت کا پہلا فیصلہ ہے۔ جج حضرات نے یہ عظیم الشان فیصلہ کر کے ملک کو ایک بہت بڑے بحران سے بچا لیا ہے۔ نیز یہ مسلمانان عالم کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی نام نہاد انسانی حقوق کی آڑ لے کر مسلمانان عالم کے بنیادی عقائد پر ڈاکہ زنی کر رہے تھے۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ کر کے جتلا دیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس سمیت کوئی بھی قانون ان کے نام نہاد انسانی حقوق کے خلاف نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام قبول کر کے اپنی دنیا کو سنوار لیں۔

مرکزی مبلغ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا دورہ راولپنڈی

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے راولپنڈی کا دورہ کیا جس میں مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے راولپنڈی کی اہم مساجد میں درس دیا اور مسئلہ ختم نبوت کو خصوصی طور پر بیان کیا۔ مولانا کے سحرانگیز خطاب نے عوام الناس کو مولانا کا گرویدہ بنا دیا۔ مولانا نے اپنے درسوں میں فرمایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام کا اساسی مسئلہ ہے۔ اگر اس عقیدہ سے انکار کیا جائے تو اسلام کی عمارت دھڑام سے زمین پر آگرے گی۔ مولانا نے اپنے درسوں میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو سراہا جس میں سپریم کورٹ کے جج صاحبان نے قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی اور چاروں جج صاحبان کو خراج تحسین پیش کیا۔ جن مساجد میں مولانا نے درس دیا ان کے نام یہ ہیں۔ جامع الرحمان نزد بنی حقانہ' جامع مسجد الہلال اصغر مال سکیم' جامع نوریہ شمس آباد' جامع مسجد عرشی صادق آباد' جامع مسجد حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپ۔ یہ تمام درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے رکھے تھے۔

●●

راولپنڈی ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

گزشتہ دنوں راولپنڈی میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سرپرست اعلیٰ مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی' سرپرست مسعود اقبال کیانی' صدر عنصر محمود چوہدری' نائب صدر ودیم صفدر شاہ' جنرل سیکریٹری محمود اعوان' جوائنٹ سیکریٹری محمد حنیف کیانی' فنانس سیکریٹری محمد شفیق باجوہ' پریس سیکریٹری مشتاق احمد نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں نے سربلندی اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو یقینی بنانے کا عزم کیا۔

سابق صدر سے ایم ایم احمد قادیانی کی ملاقاتوں کو نظرانداز نہ کیا جائے' امیر مرکزیہ

ایم ایم احمد کے پاکستان آتے ہی ملک بحران سے دوچار ہوا' سقوط ڈھاکہ کا ذمہ دار یہی ہے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد نے مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کے پوتے مرزا ایم ایم احمد قادیانی غیر مسلم کے خفیہ دورہ پاکستان اور سابق صدر غلام اسحاق خان سے ایوان صدر میں ملاقاتوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے کیونکہ ایم ایم احمد قادیانی سے پاکستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس لئے واقف ہے کہ یہ شخص سقوط مشرقی پاکستان کا مرکزی کردار تھا۔ جب تک یہاں رہا یحییٰ خان کی مونچھ کا بال بنا رہا۔ جس نے کمال ہوشیاری سے یحییٰ خان کو شیشے میں اتارا اور پھر اس سے وہ کام لیا جو قادیانی جماعت کا اصل مقصد تھا۔ یعنی پاکستان کو توڑنا اور پھر سے اکھنڈ بھارت بنانا۔ اب پھر وہی ایم ایم احمد قادیانی پاکستان کے خلاف اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے پاکستان پہنچ چکا ہے اور مارچ ۹۳ء سے اہم مشن پر ربوہ آیا ہوا ہے اور سابق صدر سے خفیہ ملاقاتوں کے بعد پاکستان شدید بحران کا شکار ہوا۔ غیر یقینی صورت حال پیدا ہوئی جبکہ ہندوستان اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ سے مزید چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ امیر مرکزیہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر کا حالیہ نام نہاد خطبہ لندن کہ "اب پاکستان میں فضا بدلی ہوئی دکھائی دیتی ہے' پاکستان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ تم ہلاکت سے بچائے گئے ہو۔" خطرناک اشارے ہیں جس کا خفیہ اداروں کو فوری نوٹس لینا چاہئے جبکہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ لندن میں بھارتی ہائی کمشنر نے شرکت کی اور ایک نشست کی صدارت بھی کی تھی۔ جس سے قادیانیوں کی بھارت سے ساز باز کھل کر سامنے آگئی ہے اور اسرائیل میں قادیانیوں کا ایک مشن پہلے سے قائم ہے۔ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ قادیان بھارت میں پاکستان مردہ باد کے نعرے لگائے گئے تھے۔ مولانا خان محمد نے مطالبہ کیا کہ جمعیت علماء پاکستان کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل پیر سید محمد ضیاء الدین رضوی کی طرف سے لگائے گئے اس الزام کی تحقیقات کرائی جائے کہ مرزا طاہر احمد نے صوبہ پنجاب میں گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کو دس کروڑ روپے کی رقم فراہم کی ہے اس خطرناک خبر کا فوری نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے موجودہ حالات و واقعات پر حکمرانوں اور سیاست دانوں کو پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لئے اسلام اور پاکستان کے بدترین دشمن قادیانیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔

عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اسلام آباد میں

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی ۱۰ یوم کے دورہ پر راولپنڈی اور اسلام آباد تشریف لائے۔ راولپنڈی کے دورہ کے بعد مولانا اسلام آباد چلے گئے۔ جہاں اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفاقی مبلغ مولانا عبدالرؤف صاحب نے انہیں خوش آمدید کہا۔ مولانا شجاع آبادی نے اسلام آباد میں مختلف مقامات پر درس قرآن مجید دیا اور ختم نبوت کے مسئلہ کو دین کا اساسی مسئلہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر ختم نبوت کے مسئلہ سے انکار کر دیا جائے تو پھر دین کی کوئی بات مکمل نہیں ہوتی۔ مولانا نے اپنے درسوں میں قادیانیت کے ناپاک عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو مستحسن قرار دیا جن مساجد میں مولانا نے درس دیا وہ یہ ہیں۔ جامع مسجد شہداء آبپارہ' جامع مسجد عبدالرحیم' جامع مسجد الفتح ٹی اینڈ ٹی کالونی' جامع مسجد خلفاء راشدین کراچی کمپنی' جامع مسجد چک شہزاد۔ اس دورہ کو مکمل کرنے کے بعد مولانا شجاع آبادی گوجرانوالہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ واضح رہے کہ اس دوران مولانا خدا بخش اور مولانا عبدالرؤف صاحب نے ایبٹ آباد کا دورہ کیا۔ جہاں مولانا خدا بخش صاحب نے جامع مسجد منڈیاں میں درس قرآن مجید دیا اور کارکنوں سے ملاقات کی۔

مولانا عزیز الرحمان جالندھری لاہور میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری مختصر تنظیمی دورہ پر لاہور تشریف لائے۔ جہاں آپ نے حاجی بلند اختر نظامی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبداللطیف ایثار' مجلس سرگودھا کے روح رواں مولانا محمد اکرم طوفانی سمیت کئی ایک جماعتی کارکنوں سے ملاقات کی۔ مختلف معاملات میں مشاورت ہوئی۔ کئی ایک مسائل میں ہدایات جاری فرمائیں۔ نیز آپ نے آٹھویں ترمیم کے سلسلہ میں جماعتی پالیسی پر کارکنوں سے خطاب کیا اور واپس ملتان تشریف لے گئے۔

اعلان

لاہور میں ہر قسم کے رابطہ کے لئے مولانا عبداللطیف ایثار' مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' بیرون دہلی دروازہ' ۸۵ سرکلر روڈ لاہور۔ فون ۷۶۳۷۶۳-۷۶۱۵۷۶-۲۲۰۸۸۹

بد تر ہر ایک بد سے ہے، جو بد زبان ہے ✿ جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء وہی ہے

مرزا قادیانی کی خبطیات یا پاگل پن

پیرانائے کا ایک مرض جس نے مرزا قادیانی کو دعویٰ کرنے میں کہیں سے کہیں پہنچا دیا

مترجمہ:- سید عبدالحفیظ سید راشد علی

مرزا صاحب، جو کہ احمد کے غلام کہلاتے ہیں ان کی تحریروں میں جگہ جگہ ان کے ذہنی مریض، نامرد، مراقی اور جھوٹے ہونے کا تذکرہ ملتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی تحریر میں انہوں نے انگریز سرکار کا خود کاشتہ پودا ہونے کا بھی اقرار کیا۔

مرزا صاحب کی تحریریں ان کی ذہنی دیوانگی کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں کہیں وہ مسیح موجود ہیں تو کہیں کرشن گوپال، کہیں مریم ہیں تو کہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم، کہیں مخالفین کو گالیاں دے رہے ہیں تو کہیں لعنت پر ان کے گراموفون کی سوئی اٹک گئی ہے۔

اور اس پر طرفہ یہ کہ ان کا افیون اور ٹانک وائن (شراب) کا استعمال ہوا ان جیسے ذہنی مریض کو آسمان تک پہنچانے کے لئے کافی ہیں۔

جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ایسا شخص درحقیقت "پیرانائے" کا مریض ہوتا ہے۔ آیئے سب سے پہلے ہم اس شدید دماغی خلل یا پیرانائے کے اسباب و خلل کا مختصراً" جائزہ لیں اور پھر مرزا صاحب کی زندگی اور ان کی تحریروں کا اسکی روشنی میں تجزیہ کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

پیرانائے

(بحوالہ ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول میں تحلیل نفسی از جذب اللہ)

یہ دیوانگی یا شدید دماغی خلل کی وہ صورت ہے جبکہ وسوسوں یا خبطوں کا ایک منظم گروہ ذہن میں بس جاتا ہے۔ ایسے مریض کے خبط نہایت مربوط، مدلل، منطقی، متعین، پیچیدہ اور الجھے ہوئے ہوتے ہیں۔

○ یہ وسوسے اکثر کسی ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے ہیں۔

○ یہ مرض عموماً آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔

○ اکثر مریضوں کی شخصیت میں کوئی خرابی یا نقص نہیں ہوتا۔

○ بعض مریضوں کو سمعی اور بصری واہمے آتے ہیں، انہیں طرح طرح کی آوازیں آتی ہیں، چیزیں نظر آتی ہیں یعنی حواس خمسہ کے مختلف حواس سے کچھ نہ کچھ محسوس ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔

○ بنیادی وسوسے عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(1) خبط اذیت (2) پر شکوہ یا اقتداری وسوسے (خبط عظمت) خبط اذیت میں مریض لوگوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور خبط عظمت میں مریض اپنے آپ کو ایک بڑا آدمی اور عظیم ہستی سمجھتا ہے۔

○ خبط عظمت کی ایک قسم مذہبی خبط عظمت ہے جس میں مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے، وہ نبی ہے رسول ہے دنیا کی اصلاح کے لئے اس کو بھیجا گیا ہے اور وہ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں وہ سمجھتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ اس کو وحی اور الہام ہوتے ہیں۔ دینی کتابوں کی نت نئی تشریح کر کے انہیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھالتا ہے۔

○ یہ مرض عموماً مردوں کو تیس سال کے بعد عمر کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔

○ اس قسم کے مریض بہت شکی مزاج خود پیدار، متکبر، گستاخ، مغرور اور حساس ہوتے ہیں۔

○ مریض تنقید نہیں برداشت کر سکتا۔

○ مریض زبردست احساس برتری کا شکار ہوتا ہے جس کے پیچھے درحقیقت احساس کمتری کارفرما ہوتی ہے۔

○ ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔

○ پیرانائے کے اکثر مریض ذہین افراد ہوتے ہیں چونکہ ظاہری طور پر بالکل نارمل رہتے ہیں لہٰذا وہ ہر قسم کے دلائل سے اپنی بات وقتی طور پر منوا لیتے ہیں۔ یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ مروڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔

پیرانائے کے اسباب

مریض کی معاشرتی، سماجی، پیشہ وارانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیاں اہم رول ادا کرتی ہیں جس کی وجہ سے اس کی انا مجروح ہوتی ہے اور وقار کو سخت دھچکہ لگتا ہے۔ یہ ناکامیاں احساس کمتری پیدا کردیتی ہیں جس کو چھپانے کے لئے مریض بڑھا چڑھا کر باتیں کرتا ہے۔

فرائڈ کے نزدیک اس مرض کے پیچھے ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے۔

اس بیماری کی تشکیل میں اہم ترین عناصر مریضوں کے دوسرے لوگوں سے باہمی تعلقات میں دشواری، اپنی کوتاہی ہے۔

مرزا غلام صاحب ایک نفسیاتی مریض

مرزا صاحب کا اعلان:۔

"میں ایک دائم المریض آدمی ہوں ------ ہمیشہ درد سر، دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے" ضمیمہ اربعین نمبر3 صفحہ 4 از مرزا

"------ مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول"

(ارشاد مرزا مندرجہ رسالہ تشحیذالاذہان جون 1906ء)

مرزا صاحب کے سوانح نگار بیٹے کا اعتراف:۔

○ "مرزا صاحب کو جوانی میں ہسٹریا کی شکایت ہو گئی تھی اور کبھی کبھی ایسا دورہ پڑتا تھا کہ بیہوش ہو کر گر

جاتے تھے"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ نمبر17) از مرزا بشیر احمد

○ "اور پھر ان سب پر مستزاد مالیخولیا اور مراق کا موذی مرض"

سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 55 (از مرزا بشیر احمد)

خبط نمبر1

پیرانائے کے مریض کی طرح مرزا صاحب کے وسوسے بھی ایک ہی بنیادی خیال کے گرد گھومتے تھے کہ وہ دنیا کی اصلاح کے لئے آئے ہیں۔ جوں جوں بیماری میں اضافہ ہوتا گیا دعویٰ بھی آگے بڑھتا گیا۔ چونکہ مذہبی خبط عظمت کے مریض تھے اس لئے دعوے بھی اسی قسم تھے۔

مثلاً

1879ء "مامور من اللہ" ابراہین احمد حصہ سوم صفحہ 238)

1883 "مصلح" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 15)

"محدث" (ازالہ اوہام صفحہ 421)

1891 "مثیل مسیح" (تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ 21)

1891 "مسیح موعود" (ازالہ اوہام صفحہ 386)

1901 "نبی و رسول" (دافع البلاء صفحہ 11'15)

1904 "کرشن رودر گوپال" (ملفوظات احمدیہ جلد چہارم صفحہ 142)

1907 "خدا کا بیٹا" (حقیقت الوحی صفحہ 86)

"خدا بن بیٹھے" (کتاب البریہ صفحہ 103,104

غرض یہ ہے کہ مذہبی خبط عظمت کے وہ وسوسے جو تقریباً 1879ء میں شروع ہوئے بڑھتے بڑھتے 1901ء میں دعوائے نبوت پر منتج ہوئے۔ پھر جوں جوں مرض نے ترقی کی مرزا صاحب کے خبطوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ دعویٰ نبوت سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا خبط سوار ہوا اور نتیجتاً ہر وہ آیت جو سرکار کی شان میں قرآن کریم میں نازل ہوئی ہیں وہ مرزا صاحب پر بتدریج وارد ہونے لگیں مثلاً

○ "وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین" (اربعین نمبر3 صفحہ 25،32,61)

○ مجھے بتایا گیا کہ تو ہی اس آیت کے مصداق ہے ہوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ 7)

○ مزید حوالوں کے لئے دیکھئے حقیقت الوحی صفحات 87,80,79,78,76,75,71,70

107,102,101,94,88,

آگے گنجائش نہیں تھی تو مرزا صاحب کو وسوسے یا خبط سوار ہونے لگے کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں مثلاً فرماتے ہیں۔

"انت منی بمنزلۃ ولدی" (حقیقت الوحی صفحہ 86 از مرزا)

○ "اسمع یا ولدی۔ اے میرے بیٹے سن" (البشریٰ جلد اول صفحہ 41)

خبط نمبر3

مرزا صاحب کو اپنی وحی سچ معلوم ہوتی تھی۔

○ "مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن پر"

(اربعین نمبر4 صفحہ 25)

خبط نمبر2

بعض مریضوں کی طرح مرزا صاحب کو بھی بصری و سمعی واہمے ہوتے تھے۔

○ "دیکھا کہ ایک آدمی جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی" (حقیقت الوحی صفحہ نمبر332)

○ "بعض اوقات دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا"

(سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 58)

خبط نمبر4

خبط عظمت کے مریضوں کی طرح مرزا صاحب بھی بہت حساس تھے اور تنقید ہرگز برداشت نہ کرسکتے تھے۔ اپنے مخالفین کے لئے مرزا صاحب اس طرح رقمطراز ہیں۔

○ مولوی سعد اللہ کے لئے "غول' لئیم' فاسق' ملعون' نطفہ سفہا' خبیث' کنجری کا بیٹا" (انجام آتھم صفحہ 281)

○ پیر مہر علی شاہ کے لئے "کذاب' خبیث' مزور' بچھو کی طرح نیش زن اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی"

○ "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"

(نجم الہدیٰ صفحہ 10 از مرزا)

○ کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔

(آئینہ کمالات صفحہ 547)

اپنے مخالفین کو جن الفاظ سے مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یاد فرمایا یہ بجائے خود ان کی ذہنی پستی کی نشاندہی کرتی ہے اس پر طرہ یہ فرماتے ہیں۔

○ "گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"

(ست بچن صفحہ 20 از مرزا)

○ "بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے

جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاوہی ہے"

(درثمین اردو صفحہ 17 از مرزا)

گویا خود ہی اپنے بارے میں فیصلہ فرمادیا

خبط نمبر5 احساس برتری کا شکار

"اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں سو وہ میں ہوں"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 148 از مرزا)

"اور اس شخص کو تم نے دیکھ لیا جس کو دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی"

(اربعین نمبر4 صفحہ 14 از مرزا)

خبط نمبر6 جنسی مسائل

"جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا" (پھر بھی اس دور میں چار بچے پیدا ہوگئے۔ شاید استعارے کے رنگ میں مستعار لئے تھے!!)

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر4)

خبط نمبر7 حقائق کو توڑنا مروڑنا "ٹوان ون"

دیگر مریضوں کی طرح مرزا صاحب بھی ذہین آدمی تھے اور حقائق و واقعات کو اس طرح توڑ مروڑ لیتے تھے کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے تھے۔ مثلاً مسیح موعود کا دعویٰ اور ابن مریم بننے کی دلچسپ تاویل۔

"اس نے "یعنی اللہ تعالیٰ نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا' پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی------پھر------مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعے اس الہام کے جو سب سے آخر میں

آٹھویں ترمیم میں امتناع قادیانیت

آرڈیننس سمیت اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا

جائے' مولانا عزیز الرحمان جالندھری

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ آٹھویں آئینی ترمیم میں صدر اور وزیراعظم کے اختیارات کے علاوہ دیگر دفعات کو نہ چھیڑا جائے۔ وہ یہاں دفتر ختم نبوت میں کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے صدر' وزیراعظم اور تمام اراکین سینیٹ کو ایک عرضداشت کے ذریعے اسلامیان پاکستان کے جذبات و احساسات سے مطلع کرتے ہوئے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم میں بیس (۲۰) نمبر پر امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے۔ جس میں قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات کے ناجائز استعمال سے روکا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آٹھویں ترمیم میں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس' حدود آرڈیننس' وفاقی شرعی عدالت' ناموس صحابہؓ آرڈیننس سمیت کئی ایک اسلامی دفعات کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ آٹھویں ترمیم میں ان اسلامی دفعات کو چھیڑنا قوم کو نئے بحران میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے اور ملک اس بات کا متحمل نہیں۔

براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے عیسیٰ ابن مریم ٹھہرا"
(کشتی نوح صفحہ 87،88،89)

عیسیٰ ابن مریم بن جانے کے بعد احادیث کے الفاظ کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کے لئے دیگر مشکلات کو یوں حل کیا۔

○ حدیث پاک میں دمشق کا لفظ استعارہ ہے اس سے قادیان مراد ہے۔

○ قادیان کی مسجد میں کوئی مینارہ نہ تھا چنانچہ مسیح موعود کے دعوے کے دس سال بعد منارۃ المسیح کی تعمیر کا آغاز ہوا۔

○ عیسیٰ علیہ السلام کی دو زرد چادریں بھی استعارہ تھیں اور وہ مرزا صاحب کی دو بیماریوں میں تبدیل ہو گئیں۔ مراق اور کثرت بول۔

مرزا غلام صاحب کی بیماری کی تشکیل کے اسباب

1۔ عسرت زدہ زندگی۔

"مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی"
(نزول مسیح صفحہ 118)

2۔ خاندانی زوال۔

غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہو گئی"
(تحفہ قیصریہ صفحہ 16)

3۔ پیشہ وارانہ ناکامی۔

"آپ (مرزا) نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کردی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے۔
(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 138 از مرزا بشیر احمد)

4۔ ازدواجی زندگی و جنسی مسائل۔

"قوت مردی کالعدم"
(نزول مسیح صفحہ 201)

5۔ جذباتی صدمہ۔

اچانک کوئی صدمہ عموماً اس قسم کے مریضوں کی بیماری کے آغاز کا سبب ہوتا ہے------"------

غرض میری زندگی قریب چالیس برس کے زیر سایہ والد بزرگوار کے گزری۔ ایک طرف ان کا اٹھایا جانا تھا اور ایک طرف بڑے زور و شور سے سلسلہ مکالمات الہیہ کا مجھ سے شروع ہوا"
(کتاب البریہ صفحہ 136 حاشیہ)

6۔ دیگر امراض کی موجودگی۔

مراق' مالیخولیا اور ہسٹریا کے علاوہ ذیابیطس' نامردی' کثرت بول مرض نسیان' بے توجہی' دماغی بے ہوشی کے دورے دوران سر' تشنج قلب' اسہال وغیرہ۔

غرض یہ کہ مرزا صاحب ایک دائم المریض آدمی تھے۔ دماغی' جسمانی اور روحانی------ تینوں لحاظ سے مرزا صاحب دیوالیہ تھے۔ ان سب باتوں نے مرزا صاحب کی انا اور وقار کو سخت مجروح کیا۔ سونے پہ سہاگہ مرزا صاحب کی نامردی اور جنسی عدم مطابقت نے ان کو شدت سے ان کی کوتاہی کمزوری اور کمتری کا احساس دلایا مرزا صاحب نامحسوس طریقہ سے مذہبی خبط عظمت کی طرف بڑھتے رہے۔ نابوت میں آخری کیل ان کے والد کی موت ثابت ہوئی جس کے ساتھ ہی وسوسوں خبطوں اور الہامات کی بھرمار ہو گئی اور پھر مرزا صاحب کو کبھی پیچھے دیکھنے کی نہ فرصت ملی نہ ضرورت محسوس ہوئی------

فاعتبروا یااولی الابصار

کورنگی میں عالمی مجلس کی تربیتی نشست

مورخہ ۹۳-۷-۲۸ بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد طیبہ ۲/۳۲ کورنگی نمبر ۲ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک تربیتی نشست ہوئی جس سے مقامی علمائے کرام اور ائمہ مساجد نے خطاب کیا۔ خصوصی خطاب سرپرست دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کورنگی مولانا انوار الحق صاحب نے کیا۔ دیگر علمائے کرام میں مولانا شفیع الرحمان صاحب' جناب بھائی یوسف صاحب' مولانا قاری محمد حنیف صاحب' قاری یوسف صاحب' مولانا نور الجہاد صاحب' قاری مختار احمد صاحب' قاری عبداللہ صاحب' خطیب بھائی عرفان صاحب' نعت خواں بھائی انصار الحق صاحب' بھائی عبدالماجد صاحب شامل تھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری وصیت مجھے کی تھی جبکہ میں نے اپنا پاؤں اپنی سواری کی رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ۔ یعنی بندگان خدا کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

(موطاء)

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

قسط نمبر۳

شرعی وقانونی حیثیت

قائدینِ پاکستان، عمائدینِ حکومت، تمام مکاتب فکر کے جید علماء، مشائخ عظام، سیاسی زعماء، دینی وسیاسی راہنما نیز عیسائی واقلیتی لیڈر کیا کہتے ہیں؟

مرتبہ: صاحبزادہ طارق محمود

جناب مجیب الرحمٰن شامی

"شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا جو مطالبہ مذہبی حلقوں کی طرف سے کیا جارہا ہے' اس کا پس منظر یہ ہے کہ وہ قادیانی اقلیت کا نقاب اتارنے کے درپے ہیں۔ اس پر عیسائی بھائیوں کی چیخ وپکار سمجھ سے بالاتر ہے"۔ (جلسہ عام۔ روزنامہ جنگ لاہور۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء)

پاکستان نیشنل کرسچئن لیگ

کے صدر جیمز صوبے خان' سینئر نائب صدر سیموئیل' نائب صدر چوہدریا عمانوایل گل اور لاہور کے صدر امین مسیح سوہنی نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کو خوش آئند اقدام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مردم شماری میں بڑی مدد ملے گی کیونکہ مسیحی عوام پاکستان میں سب سے بڑی اقلیت ہے جس کی آج تک صحیح مردم شماری نہیں ہو سکی۔ ان رہنماؤں نے حلقہ لاہور کے بشپ الیگزینڈر ملک اور ریٹائرڈ کرنل کے ایم رائے سیموئیل گل کی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت میں کی گئی پریس کانفرنس کی مذمت کی ہے"۔ (جنگ لاہور ۲۳ر اکتوبر ۹۲ء)

بشپ انوینٹ رندھاوا

"قومی شناختی کارڈ میں مذہب کی خانہ کا اضافہ حکومت کی انصاف پسندی ہے اور اس ضمن میں بشپ الیگزینڈر جان کا بیان حقیقت پسندی سے انحراف ہے۔ پاکستان کے مسیحی اپنا مذہب بتاتے ہیں فخر محسوس کرتے ہیں"۔ (روزنامہ وفاق پنڈی ۲۲ر اکتوبر ۹۲ء)

جے سالک اقلیتی نمائندہ قومی اسمبلی جے سالک نے اخبارات میں اشتہار شائع کیا اس کے موٹو گرام میں مسلم وغیر مسلم کی تمیز وتشخص موجود ہے۔ اشتہار کی سرخی ہے کہ علماء ومشائخ معاشرے میں روشنی کا مینار ہیں۔ (جنگ لاہور ۔ ۷ر نومبر ۹۲ء)

دیگر مسیحی راہنما گرجاکھ گوجرانوالہ کے مسیحی مذہبی راہنماؤں اور سرگودھا کے دیگر مسیحی راہنماؤں نے شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کے اضافہ کو اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت قرار دیا اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو قادیانیوں کا ایجنٹ ٹھہرایا۔ (قومی ومقامی اخبارات)

مستان سنگھ' سکھ یاتری لیڈر

"پاکستان میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ نہایت مستحسن قدم ہے۔ اس سے صرف ملک دشمن عناصر کو خطرہ ہے۔ ہمیں اس پر فخر ہے کہ سکھ مذہب سے تعلق اور یقین رکھتے ہوئے اپنے شناختی کارڈ میں بھی (پاکستانی) سکھ لکھیں۔ ہمیں پہلے ہی پاکستان میں بطور اقلیت برابر کے حقوق اور تحفظ حاصل ہے۔ اس سے مزید تقویت ہوگی اور مذہبی شناخت میں آسانی ہوگی۔ کوئی پاکستانی کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو' اگر وہ خلوص اور یقین سے مذہب پر قائم ہے تو اسے اپنے مذہب کے اظہار پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ خدشہ تو صرف ان ملک دشمن عناصر مثلاً جاسوس' تخریب کار یا روپ بہروپ کا لبادہ اوڑھے ہوئے افراد کو ہے' جو اس ملک اور قوم سے مخلص نہیں ہیں اور اپنی شناخت آسانی سے نہیں چاہتے"۔ (روزنامہ جسارت ۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۹۲ء)

قومی اخبارات وجرائد کے اداریے

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ

"صدر غلام اسحاق خان نے جے یو آئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سینیٹر حافظ حسین احمد کی قیادت میں ملاقات کرنے والے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی تشخص کے ساتھ اسلامی تشخص کو اپنانا آئین کی رو سے لازمی ہے اور جلد ہی وہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے کے لئے حکومت کو ہدایات جاری کریں گے۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور کسی بھی نظریاتی ملک میں اس کو وجود میں لانے والی آئیڈیالوجی کا تحفظ اس کی جغرافیائی سرحدوں کی مانند ہی اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس پس منظر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے صدر مملکت کی خدمت میں عوام کا یہ مطالبہ پیش کیا تھا

کہ قومی تشخص کے ساتھ ساتھ مسلم تشخص کی حفاظت وصیانت کے لئے شناختی کارڈوں کے کمپیوٹری ذریعے اجراء کے نئے مرحلے پر ان میں مذہب کے ایک الگ خانے کا اضافہ کیا جائے۔ جداگانہ انتخابات کے ذریعے غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کئے جانے کے بعد شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج اس کا ایک لازمی تقاضہ ہے۔ اس سے مختلف اسلامی ممالک میں جانے والے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیدا نہیں ہوگی اور اس سلسلہ میں پیدا ہونے والی بہت سی قباحتوں سے بچا جاسکے گا۔ توقع کی جانی چاہئے کہ صدر کی ہدایت کے بعد اس سمت میں تیزی سے پیش رفت کا آغاز ہوجائے گا"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۰؍فروری ۱۹۹۳ء)

قومی شناختی کارڈ....
مذہب کے خانے کا اضافہ

"مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہونے والے ایک حالیہ اجلاس میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے ایک خانے کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس کے تحت ہر شناختی کارڈ میں درخواست دہندہ کو اپنے مذہب کا اندراج کرنا پڑے گا اور اس سے پیشتر جس قدر شناختی کارڈ جاری ہوچکے ہیں، ان کی جگہ نئے شناختی کارڈ جاری کئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر متعدد دینی جماعتوں اور تنظیموں کی جانب سے عرصہ سے کئے جانے والے مسلسل مطالبے کے بعد صوبائی حکومتوں، وزارت مذہبی امور، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں کیا گیا ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ چونکہ مسلم اور غیر مسلم ووٹروں کی فہرستیں الگ الگ ہوتی ہیں، اس لئے قومی شناختی کارڈ میں بھی اس کی وضاحت ناگزیر تھی۔ صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کچھ عرصہ پیشتر علماء کے ایک وفد کو قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرنے کی یقین دہانی کراوی تھی لیکن مغربی ذہن کی بیوروکریسی اس معاملہ کو خواہ مخواہ طول دیتی گئی۔ اور بعض غیر مسلم اقلیتوں نے بھی اس خدشہ کا اظہار کرنا شروع کردیا کہ اس طرح قومی شناخت کا ذریعہ بننے والا یہ کارڈ ایک مذہبی کارڈ بن کر رہ جائے گا۔ ان حالات میں یہ معاملہ طویل تر ہوتا گیا۔ لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے تو حکومت کو اس کے نفاذ اور نئے شناختی کارڈوں کے اجراء کے طریق کار کو آسان تر بنانے کی جدوجہد کرنی چاہئے اور غیر مسلم اقلیتوں کو اس امر کی یقین دہانی کروانی چاہئے کہ اس سے ان کے بنیادی حقوق پر کوئی زد نہیں پڑے گی اور وہ بدستور ان تمام سہولتوں اور آزادیوں سے متمتع ہوتے رہیں گے جو ملکی آئین نے ان کو دی ہیں۔ اس بات کا امکان بھی موجود ہے کہ بعض مخصوص حلقے اس فیصلہ کے خلاف مغربی ممالک اور حقوق انسانی کی تنظیموں کو اکسانے کی کوشش کریں، اس لئے حکومت کو ایسی کسی سعی کو ناکام بنانے کے لئے بھی ابھی سے تیاری کرلینی چاہئے"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۵؍اکتوبر ۱۹۹۳ء)

شناختی کارڈ....
مذہب کے خانے کا مسئلہ

"جمیعت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ اگر قومی شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ نہ بنا تو ایسی تحریک چلائیں گے کہ کوئی رکن اسمبلی تک نہیں جاسکے گا، قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ محض ایک شناخت کی حیثیت رکھتا ہے، جس سے ملک میں موجود مختلف اقلیتوں اور مسلمانوں کی صحیح صحیح تعداد کے معلوم کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور یوں مردم شماری کے ایک نہایت اہم جزو کی تکمیل پوری صحت کے ساتھ ہوسکتی ہے لیکن بعض سیاسی جماعتوں اور اقلیتی حلقوں نے اس پر جو طوفان کھڑا کرنے کی نیو ڈالی ہے، اس کا سرے سے کوئی جواز موجود نہیں ہے کیونکہ اگر پاسپورٹ میں مذہب کے اندراج سے بنیادی انسانی حقوق پر کوئی زد نہیں پڑتی تو قومی شناختی کارڈ میں اس خانے کے اضافے سے کون سی آفت آجائے گی۔ مشرقی ممالک میں بالعموم آبادی کی اکثریت کسی نہ کسی مذہب سے وابستگی رکھتی ہے اور اپنے اس تعلق پر یہ لوگ فخر کرتے ہیں اور کبھی اسے چھپانے کی کوشش نہیں کرتے اور اگر اس بات کا اظہار و اعلان انہیں شناختی کارڈ میں بھی کرنا پڑے تو اس میں کوئی چوں چرا نہیں کریں گے اور شاید یہی وجہ ہے کہ بعض مذہبی وسیاسی رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ اس مسئلہ پر جو احتجاج وہنگامہ خیزی کی جارہی ہے، اس کے پس پردہ ایک ایسی غیر مسلم اقلیت کا ہاتھ کام کررہا ہے جو اپنے مخصوص مقاصد کے لئے اس تنازعہ کو ہوا دے رہی ہے، بہرحال معاملہ خواہ کچھ بھی ہو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ اسے بنیادی انسانی حقوق کے اختلاف سے تعبیر کیا جاسکے، اس لئے تمام مذہبی اقلیتوں کو اس پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے"(روزنامہ جنگ۔ لاہور ۸؍نومبر ۱۹۹۳ء)

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

"حکومت نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے، اس فیصلے کے تحت ہر شناختی کارڈ میں درخواست دہندہ کو اپنے مذہب کا اندراج کرنا پڑے گا۔ مذہبی حلقوں کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھانے کا مطالبہ ایک عرصے سے کیا جارہا تھا اس ضمن میں قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم اور ملک میں جداگانہ انتخابات کے طریق کار کا حوالہ دیا جاتا تھا جس کے منطقی نتیجے اور تقاضے کے طور پر شناختی کارڈ کے خانے میں مذہب کا اندراج ضروری ہوجاتا ہے۔ اس حوالے سے حکومت کا فیصلہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ البتہ ان حلقوں کی طرف سے اس فیصلے پر تنقید ہوگی جو جداگانہ انتخاب اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی آئینی ترمیم کے حق میں نہیں تھے تاہم ملک میں شناختی کارڈ جس آسانی سے بن جاتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں بھارتی اور بنگلہ دیشی باشندے یہ شناختی کارڈ بنوا کر ملک کے مختلف حصوں بالخصوص کراچی میں مقیم ہیں، اس کے پیش نظر اس فیصلے کی افادیت مشکوک ہوجاتی ہے۔ انتخابات میں شناختی کارڈ دکھانے کی پابندی بھی اکثر اوقات اٹھالی جاتی ہے، اس لئے اس فیصلے کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ایک تو عام انتخابات میں ہر ووٹر کے لئے شناختی کارڈ دکھانا لازمی قرار دیا جائے، دوسرے جعلی شناختی کارڈوں کا سد باب کیا جائے۔ یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ اگر کوئی قادیانی مذہب کے خانے میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے تو اس کے لئے کیا سزا ہوگی؟(نوائے وقت لاہور ۲۱؍اکتوبر ۱۹۹۳ء)

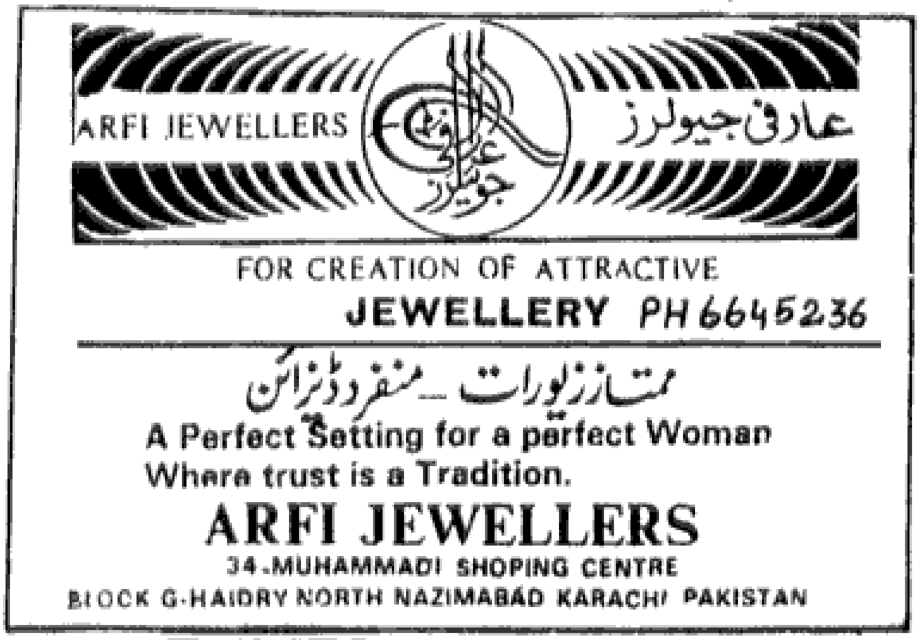

پاسپورٹ میں بھی مذہب کا خانہ موجود ہے شناختی کارڈ پر اعتراض کیوں؟

○ کسی بھی شخص کو اپنے مذہب کی شناخت پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

○ ایک اقلیتی فرقہ اپنے بے نقاب ہونے کے خوف سے لوگوں کو ورغلا رہا ہے۔

○ سندھ اسمبلی اور بے نظیر کی طرف سے مخالفت پر عوامی حلقوں کا اظہار تعجب

"ملک میں بعض عناصر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ پر احتجاج و اعتراض کر رہے ہیں جبکہ پاسپورٹ جو قومی کارڈ کی طرح بیرون ملک کسی پاکستانی کی قومی شناخت کی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے' اس میں مذہب کا خانہ موجود ہے اور ہر شخص کو پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے اپنے "مذہب" کا اعلان کرنا پڑتا ہے۔ عوامی طلقوں کا کہنا ہے کہ جب پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ موجود ہے اور یہ کوئی آج کی بات نہیں بلکہ جب سے ملک بنا ہے اس وقت سے یہ خانہ موجود ہے اور ہر اس شخص کو جو ملک سے باہر جانا چاہتا ہے' اسے پاسپورٹ میں اپنے مذہب کا اندراج کرنا پڑتا ہے' لیکن اس پر کسی بھی جانب سے اعتراض نہیں کیا گیا۔ جبکہ پاسپورٹ بھی بیرون ملک قومی شناخت کا ذریعہ ہے' اس سے ہر شخص کی شہریت اور مذہب کی شناخت کی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ اب جب قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا تو اس اعتراض کا کوئی اخلاقی قانونی اور دینی جواز نہیں ہے۔ یہ صرف بعض عناصر کے مفادات کے لئے کیا جا رہا ہے' عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ بعض عناصر اس مسئلہ کو سیاسی بنا کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کیونکہ کسی بھی شخص کی جانب سے اپنے دین کے اعلان پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ بعض افراد کو تو یہ فخر ہے کہ وہ اس بات کا اعلان کرے کہ اس کا تعلق فلاں مذہب سے ہے اور وہ مذہب ہی اس کی شناخت ہے۔ اس کے اظہار سے انکار ناقابل فہم بھی ہے۔ عوامی طلقوں نے مسیحیوں کی بعض تنظیموں کی جانب سے قومی شناختی کارڈ کا مذہب کے خانے کے اضافہ پر اعتراض اور احتجاج کو بلا جواز قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب کچھ ایک اقلیتی فرقہ کے ایماء پر کیا جا رہا ہے' جو برملا اپنے مذہب کا اظہار و اعلان کرنا نہیں چاہتے۔ یہ اس اقلیتی فرقے کے بااثر لوگوں کی سازش ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو ورغلا کر آگے کر دیا ہے۔ عوامی حلقوں نے سندھ اسمبلی کی قرارداد اور پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن بیگم بے نظیر بھٹو کی جانب سے اس بیان پر کہ قومی اسمبلی میں بھی قومی شناختی کارڈ میں اس اضافہ کی ترمیم کو مسترد کر دیا جائے گا' تعجب کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بات انہیں زیب نہیں دیتی ہے۔ انہیں اصولوں کو پامال کر کے سیاست نہیں کرنی چاہئے۔ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ فرد کی شناخت کی بات ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اپنی شناخت کا برملا اظہار کرنے سے انکار کرے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ ملک میں ایک ایسا اقلیتی فرقہ موجود ہے جو برملا اپنی شناخت کا اظہار نہیں کرتا اور اسے خوف ہے کہ شناختی کارڈ میں اس خانے کے اضافے کے بعد وہ معاشرہ میں اپنے مذہب کے بارے میں بے نقاب ہو جائیں گے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ قوم نے متحد ہو کر اس فرقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا تھا۔ اب بھی قوم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ متحد ہو کر ان کی اس سازش کا مقابلہ کریں اور قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے خلاف احتجاجی جلسے' بھوک ہڑتالوں کو ناکام بنادیں"۔ (نوائے وقت ۱۰ نومبر ۱۹۹۳ء)

رائے صاحب اور مخلوط طرز انتخاب

"سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز پارٹی کے رہنما حنیف رامے نے اقلیتی ممبر قومی اسمبلی جے سالک کے منعقد کردہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئی کہا ہے کہ پاکستان کے استحکام کے لئے ضروری ہے کہ مخلوط طرز انتخاب اپنایا جائے' اور رنگ نسل یا مذہب کی بنیاد پر کسی کو دوسرے پر فوقیت نہ دی جائے۔ رامے صاحب کی سیاست کی طرح ان کا علم و دانش بھی ان کے لئے۔

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

کا منظر پیش کرتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے وہ مختلف فلسفے اور افکار و نظریات کی مدافعت کرتے ہیں۔ اب چونکہ پیپلز پارٹی میں ہیں' اس لئے حکومت اور موجودہ نظام کی مخالفت ان کی مجبوری ہے' لیکن ایک دانشور کے طور پر انہیں بہرحال کوئی ایسی بات کہنے سے گریز ہی کرنا چاہئے جو غیر منطقی اور خلاف واقعہ ہو۔ موصوف اچھی طرح جانتے ہیں کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات مخلوط بنیادوں پر منعقد ہوئے تھے اور مشرقی پاکستان کی ایک اقلیت نے عوامی لیگ کی کامیابی میں اہم ترین کردار ادا کیا تھا' جس کی بعد ملک ٹوٹ گیا' اس بدیہی حقیقت کی روشنی میں رامے صاحب کا یہ کہنا کس قدر زیادتی ہے کہ مخلوط طرز انتخاب اپنا کر ملک ٹوٹنے سے بچایا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس مخلوط طرز انتخاب کا مزہ ہم ۱۹۷۱ء میں چکھ چکے ہیں' اسے دوبارہ اپنانا دانشمندی ہو گا؟ رہا مسئلہ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کا تو رامے صاحب بھی جانتے ہیں کہ اس سے کسی اقلیت کے حقوق سلب ہونے کا نہ تو اندیشہ ہے اور نہ پاکستان کی کسی حکومت یا عوام نے اس کی بارے میں سوچا ہے' البتہ اقلیتوں کو یہ حقیقت ضرور پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اکثریت کے جذبات کا احترام بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ مذہب ویسے بھی فخر کرنے والی چیز ہے۔ کسی شخص کو اپنے مذہب کا اقرار کرتے ہوئے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ رامے صاحب کی پارٹی کی یہ مجبوری اپنی جگہ کہ وہ اس طرح نواز شریف حکومت کے لئے مشکلات پیدا کر سکتی ہے مگر وہ اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ کل تک یہ پارٹی قادیانیوں کو اقلیت قرار دلانے کا کریڈٹ لیتی رہی ہے البتہ رامے صاحب بوجوہ ۱۹۷۴ء میں بھی تحریک ختم نبوت کے خلاف تھے اور اب بھی شاید اس ترمیم کے حق میں نہ ہوں' جو بھٹو صاحب نے اس وقت کی قومی اسمبلی سے آئین میں متفقہ طور پر کرائی تھی اور ملک کے سواد اعظم کے جذبات کی ترجمانی کی تھی"۔ (روزنامہ نوائے وقت۔ ۱۷ نومبر ۱۹۹۳ء)

"سر راہے" (روزنامہ نوائے وقت)

"شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شروع کرنے کے خلاف سندھ اسمبلی نے جو قرارداد منظور کی ہے' اس پر بابائے سوشلزم شیخ محمد رشید نے سندھ اسمبلی کو مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سندھ اسمبلی کی یہ قرارداد قائد اعظم کی تعلیمات کے عین مطابق ہے کیونکہ وہ تھیوکریسی کے سخت مخالف تھے اور ریاست کے معاملات میں مذہب کی مداخلت پسند نہیں کرتے تھے' ہمیں خوشی ہے کہ سوشلزم اگرچہ مر چکا ہے لیکن لینن کے فضل سے بابائے سوشلزم ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے گاہے بہ گاہے وہ سوشلسٹ نظریات کا دفاع کرتے رہتے ہیں۔ بابائے سوشلزم شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی بے شک مخالفت کرتے رہیں لیکن وہ قائد اعظم پر یہ الزام تو نہ لگائیں کہ وہ سیاست میں مذہب کے عمل دخل کے خلاف تھے کیونکہ قائد اعظم کا تو نعرہ ہی یہ تھا کہ مسلمان اپنے مذہب کی بنیاد پر غیر مسلموں سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔ ہندو انہیں اسی لئے فرقہ پرست قرار دیتے تھے کہ وہ سیاست میں مذہب کا نام لیتے تھے۔ ہندوؤں کا دعویٰ تھا کہ برصغیر میں رہنے والے تمام لوگ بلا لحاظ مذہب و ملت ایک ہی قوم ہیں جبکہ قائد اعظم مسلمانوں کے الگ تشخص کی بات کرتے تھے ہندوؤں کو بالآخر یہ تسلیم کرنا پڑا کہ مسلمان واقعی ایک الگ قوم ہیں۔ اب اگر کچھ لوگ مسلمانوں کو دوبارہ "متحدہ قومیت" بننے کا درس دے رہے ہیں تو پھر پاکستان بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ عین ممکن ہے کہ پاکستان میں متحدہ قومیت کی تشکیل کے بعد یہ عناصر دوبارہ اکھنڈ بھارت کا نعرہ بلند کریں۔ عناصر وایکھ باؤڈر ختم کرنے کا علم بلند کردیں تاکہ ۱۹۴۷ء میں قائد اعظم نے جو "غلطی" کی تھی اس کا ازالہ ہو سکے!
(روزنامہ نوائے وقت۔ ۱۷ نومبر ۱۹۹۳ء)

○ شناختی کارڈ کسی فرد کی پہچان میں مدد دیتا ہے' لہٰذا اس میں وہ تمام باتیں درج ہونی چاہئیں' جن سے اس شخص کی شناخت ہو سکے۔ اگر کسی شخص کی جنم بھومی' اس کی تاریخ پیدائش اور اس کا شناختی نشان لکھنے سے اس کی توہین نہیں ہوتی تو صرف مذہب لکھ دینے سے اس کا استحقاق کیسے مجروح ہوتا ہے؟ ہم حیران ہیں کہ اس چھوٹی سی بات پر اتنا

شور کیوں مچایا جا رہا ہے البتہ جو لوگ اپنے لئے ہر راستہ کھلا رکھنا چاہتے ہیں' ان کے لئے تو مذہب ہی کیا دیگر چیزوں کا اندراج بھی مشکلات کا باعث ہے۔ شاید اس لئے وہ ابتداء مذہب کے اندراج کی مخالفت سے کرنا چاہتے ہوں۔ (سر راہے روزنامہ نوائے وقت پنڈی۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ

"وطن عزیز میں شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شروع کرنے پر بعض لوگوں کی طرف سے جو ایجی ٹیشن جاری ہے' وہ اب تخریبی رنگ اختیار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ مذہبی خانہ کے اجراء سے مسیحیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کے نام پہلے ہی مسلمانوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے مذہبی خانے کے اجراء کی مخالفت قابل فہم بات نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس ایجی ٹیشن کے پیچھے قادیانوں کا ہاتھ ہے کیونکہ ان کے نام مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں اور مذہبی خانے کے اجراء سے ان کا تشخص واضح ہوجائے گا۔ اس ایجی ٹیشن میں سراسر جذبات سے کام لیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مذہبی تشخص واضح ہونے پر اقلیتوں کی حقوق پہلے سے زیادہ محفوظ ہوجائیں گے۔ پاکستان میں پہلے ہی جداگانہ طرز انتخاب رائج ہے لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج نہ ہونے کے باعث ووٹر کی چیکنگ نہیں ہوسکتی' جس کے نتیجے میں بوگس ووٹ بھی پڑ جاتے ہیں۔ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شروع ہوگیا تو بوگس ووٹوں کا انسداد ہوسکتا ہے۔ ویسے بھی چوتھی آئینی ترمیم' جس کے تحت قادیانوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے' اس کا تقاضہ ہے کہ قادیانوں کا تشخص واضح کیا جائے۔ اس آئینی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کا اجراء ناگزیر ہے۔ خود محترمہ بے نظیر نے بھی اپنے زمانہ وزارت عظمیٰ میں ایسا شناختی کارڈ جاری کرنے کی حامی بھری تھی' اب بعض عاقبت نااندیش لوگ حکومت کو جداگانہ انتخاب ختم کرکے مخلوط انتخاب شروع کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں حالانکہ اسی مخلوط انتخاب کے نتیجے میں ہم پہلے آدھا پاکستان گنوا چکے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ موجودہ ایجی ٹیشن کے جواب میں حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور مذہبی امور کے وزیر مولانا عبد الستار خان نیازی کے سوا کوئی دوسرا وزیر حکومتی پالیسی کے دفاع میں سرگرم عمل نہیں ہے۔ ہم وزیر اعظم نواز شریف سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آئین' قانون اور عوامی خواہشات کے مطابق اس فیصلے پر ثابت قدم رہیں گے اور کسی قسم کے دباؤ میں نہیں آئیں گے"۔ (روزنامہ نوائے وقت۔ ۱۳ نومبر ۱۹۹۳ء)

شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج

"وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبد الستار خان نیازی نے سندھ اسمبلی کی اس قرارداد پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے جس میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج نہ کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ انہوں نے اس قرارداد کی منظوری کو آئین کے خلاف بغاوت اور غداری قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی منظوری وزیر اعظم نے دی ہے لہذا سندھ یا کسی صوبائی حکومت کو اس پر اعتراض کا حق نہیں رہا۔

باقی آئندہ

بقیہ = اللہ کا فون نمبر

میں پس رہے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ خدا کفار کی سن رہا ہے اور مسلمانوں سے اس کا رابطہ منقطع ہے۔

اقبال نے ٹھیک ہی تو کہا ہے۔

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

"جان پدر! جذباتی نہ ہو۔ جذبات کی رو میں بہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ اگر ہم سے روٹھ گیا ہے یا ناراض ہے تو اس کی کچھ وجوہات بھی ہوں گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ کی بجائے امریکہ کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ لیا ہے اور اسی کے انڈی کیٹر پر ہم اندھا دھند چل رہے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ ہماری پیشانیوں پر سجدے کے نشان ضرور ہے ہیں لیکن دل اندر سے کالے ہیں۔ ہم خدا آشنا سے زیادہ صنم آشنا ہے۔ ہمارے امام بے خشوع اور نمازیں بے سرور ہیں۔ اس لئے اسلام ہماری دو عملیوں اور بے عملیوں سے ناراض ہے بلکہ ڈائلنگ کرنے کا اور ایمرجنسی نمبر گھمانے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا اور یوں ہم برابر قہر و غضب کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور امت احمد مرسل زبوں حال و تباہ حال ہے۔ اگر آج بھی عالم اسلام باہم متحد ہوجائے تو رحمت ایزدی اب بھی امت مسلمہ کو اپنی آغوش میں لینے کو تیار ہے۔"

"ابو! معلومات فراہم کرنے اور اللہ میاں کا ٹیلی فون نمبر بتانے کا شکریہ۔"

"بیٹا! اصل بات عمل کی ہے۔ اللہ ہم باپ بیٹا اور پوری امت محمدیہ کو توفیق دے کہ ہم پانچ وقت اللہ سے رابطہ رکھ سکیں اور مشکل سے مشکل وقت میں اس کا ایمرجنسی نمبر ڈائل کریں۔ (آمین)"

بقیہ = ایک حکایت

آپ جیسے بزرگوں کو حق تعالیٰ نے دلوں کے امراض کا طبیب اور معالج بنایا ہے اور میرے دل میں ایک زخم ہے اور ایسی بیماری ہے کہ وہ دل میں راسخ اور متمکن ہو گئی ہے اگر آپ اپنے پاس سے کچھ مرہم عنایت فرمائیں تو نہایت کرم و احسان ہو گا شیخ نے فرمایا جو پوچھنا ہو پوچھ جوان نے پوچھا کہ حضرت خوف الٰہی کی کیا علامت ہے؟ شیخ نے فرمایا جب خوف الٰہی ہوا کرتا ہے سب خوفوں سے بندہ مامون ہو جاتا ہے اور اللہ ہی کا خوف دل میں گڑ جاتا ہے وہ جوان یہ بات سن کر تھرا اٹھا پھر بے ہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش آیا تو پوچھا کہ حضرت بندہ کو کب یقین ہوتا ہے کہ میں خائف ہو گیا ہوں؟

فرمایا دنیا کی لذتوں کو اس طرح چھوڑ دے جیسے کوئی بیمار بیماری بڑھ جانے کے خوف سے کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرتا اور کڑوی دوا پر صبر کرتا ہے اسی طرح یہ خائف بھی دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیتا ہے یہ سن کر اس جوان نے ایسی چیخ ماری کہ ہم سمجھ گئے کہ اس کی طائر روح نے جسد عنصری سے پرواز کی کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو پوچھا کہ حضرت یہ فرمایئے کہ خدائے تعالیٰ کی محبت کی کیا علامت ہے؟ شیخ نے فرمایا اے دوست محبت کا بہت بڑا درجہ ہے جوان نے عرض کیا کچھ تو فرمایئے فرمایا ان کے قلوب سے حجاب اٹھا دیا جاتا ہے اور وہ اپنے دلوں کے انوار سے محبوب حقیقی کی عظمت و جلال کا مشاہدہ کرتے ہیں ان کی ارواح روحانیہ ان کے قلوب حجیبہ' ان کی عقول سماویہ ہو جاتی ہیں اور وہ ملائکہ کی جماعت کے ساتھ رہتے ہیں اور ان امور کو آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کی عبادت میں اپنی پوری استطاعت صرف کر ڈالتے ہیں اور اس عبادت سے نہ انہیں جنت کی طمع ہوتی ہے نہ جہنم کا خوف ہوتا ہے یہ سن کر اس جوان نے ایک چیخ ماری اور جان حق تسلیم کی رحمۃ اللہ علیہ شیخ نے بوسہ دیا اور رو کر کہنے لگے دیکھو خائفین تضرع اور محبین کا یہ درجہ ہے۔ (ماخوذ از روضۃ الریاحین صفحہ ۴۹)

مفت مشورہ برائے خدمت خلق | دبلا پن | قد بڑھایئے

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں۔ شفاء کی گارنٹی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پچکے گال، دبلے پتلے کمزور جسم کو مضبوط، خارش، طاقت ...

مخصوص امراض | پچکے گال | گنجا پن

فون دکان 680840 فون رہائش 680795

پتہ حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900

بقیہ: اسلام کا مزاج

فرمائی اللہ تعالیٰ اپنے احسان و انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ط یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفٰسقون ۔ (سورہ نور ۔۵۵)

ترجمہ :- جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم اور پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد امن کو بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے، اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکار ہیں،،

یہ بھی ارشاد ہے :-

وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ ۔ (الانفال ۔ ۳۹)

ترجمہ :- اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے،،

اور یہ بھی فرمایا گیا ہے :-

الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر ط وللہ عاقبۃ الامور ۔ (سورۃ الحج ۔ ۴۱)

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور نیک کام کرنے کا حکم دیں، اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے سربلندی اور عزت و غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ وہ ایمانی صفات سے متصف ہوں، اور ان کا مقصد عمل صرف رضائے خداوندی ہو نہ کہ عزت و اقتدار کا حصول اور اس کے لئے کوشش، کیونکہ عزت و اقتدار نتیجہ ہے، نہ مقصد انعام ہے نہ کہ غرض و غایت،

ارشاد ہے :-

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۔ (سورۃ اٰل عمران ۔ ۱۳۹)

ترجمہ :- اور دیکھو بے دل نہ ہونا، اور نہ کسی طرح کا غم کرنا، اگر تم مؤمن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

قرآن کریم نے جگہ جگہ اس کی صراحت فرمائی ہے کہ خدا کی طرف سے اپنے بندے سے جس کا مطالبہ ہے۔ اور جو چیز اس کے یہاں کار آمد ہے وہ قلب سلیم ہے۔

اس کا ارشاد ہے :-

یوم لا ینفع مال ولا بنون ۔ الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۔

(سورۃ الشعراء ۔ ۸۸، ۸۹)

ترجمہ :- جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا، نہ اولاد، ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اذ جآء ربہ بقلب سلیم ۔

(الصٰفٰت ۔ ۸۴)

ترجمہ :- جب وہ اپنے پروردگار کے پاس عیب سے پاک دل لے کر آئے)

اس لئے ہر اس چیز سے جو قلب سلیم کے منافی ہو، اور جس کے صنم و معبود بن جانے کا خطرہ ہو، اس سے جو کنارہ رہنے کی ضرورت ہے اور اس سے ہر قیمت پر بچنا لازمی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

ارایت من اتخذ الٰھہ ھوٰہ ۔

(الفرقان ۴۳)

ترجمہ :- کیا تم نے اس شخص کو دیکھا، جس نے اپنے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطٰن یجری من ابن آدم مجری الدم ۔

ترجمہ :- شیطان ابن آدم کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

(۳) دین کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ان عقائد، دعوت و پیغام اور شریعت کے بارے میں جس کو وہ لے کر آتے ہیں، بڑے غیور اور ذکی الحس واقع ہوتے ہیں، وہ کسی حال میں بھی (خواہ دعوت کی مقبولیت اور کامیابی کی مصلحت ہی کا تقاضہ کیوں نہ ہو) اس کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ اپنی دعوت اور شریعت میں کوئی ترمیم یا تغیر و تبدل گوارا کرلیں، ان کے یہاں مداہنت اور تبدیلی موقف کی گنجائش نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اپنے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے :-

فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ۔

(الحجر ۔ ۹۴)

پس جو حکم تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے وہ سنا دو اور مشرکوں کا ذرا خیال نہ کرو۔

نیز ارشاد ہے :-

یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ط وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ط واللہ یعصمک من الناس ط

(سورۃ المائدہ ۔ ۶۷)

ترجمہ :- اے پیغمبر ! جو ارشادات تم پر خدا کی طرف سے نازل ہوتے ہیں، سب لوگوں کو پہنچا دو، اور اگر ایسا نہ کیا تو تم خدا کے پیغام پہنچانے میں قاصر رہے۔ اور خدا تم کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔

باقی آئندہ

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۱۴، ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۷، ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

(حضرت مولانا) **عزیز الرحمٰن** (صاحب) **جالندھری**

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸